917

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 22۔ جون 2006

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

سرکاری کارروائی

عام بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 07-2006 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

919

صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا پچیسواں اجلاس

جمعرات، 22۔جون 2006

(یوم الخمیس، 25۔جمادی الاول 1427ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۱۰﴾
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ
وَاَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ
طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ وَاُخْرٰى
تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

سورة الصَّف آیات 10 تا 13

اے ایمان والو کیا میں بتادوں وہ تجارت جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے o ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو o وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں اور پاکیزہ

محلوں میں جو بسنے کے باغوں میں ہیں یہی بڑی کامیابی ہےo اور ایک نعمت تمہیں اور دے گا جو تمہیں پیاری ہے اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح اور اے محبوب ﷺ مسلمانوںo

وما علینا الا البلاغo

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم Privilege Motions take up کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آج کے اخبار کے اندر ایک خبر لگی ہے کہ ایم اے او کالج کے قریب فرنچائزڈ بس نے ایک طالبہ کو کچل کر ہلاک کر دیا اور ہر ہفتے ایک دو ایسی خبریں اخبار کی زینت بنتی ہیں اور قیمتی جانیں ضائع ہوتی ہیں حالانکہ لاہور کے اندر منی بسیں بھی چلتی ہیں، ویگنیں بھی چلتی ہیں، ٹیکسیز بھی چلتی ہیں لیکن ان کی حادثات کی ratio بہت ہی کم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ فرنچائز بسیں بہت بڑی ہیں اور لاہور کی سڑکیں چھوٹی ہیں۔ اس کے نتیجے میں آئے روز طلباء ان کے نیچے آکر کچلے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ سے میری التماس ہے کہ یہ فرنچائز بسیں بہت بڑی ہیں انہیں آئندہ نہ چلایا جائے جب یہ ختم ہو جائیں تو ان کی جگہ مزدا بسیں چلائی جائیں تاکہ شہریوں کی جان و مال کی حفاظت ہو سکے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں بنتا لیکن اچھی proposal ہے، لاء منسٹر صاحب سن رہے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 31 محترمہ شاہینہ اسد صاحبہ!۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں، Motion dispose of ہوئی۔ next تحریک استحقاق نمبر 32 جناب سردار محمد امان اللہ خان دریشک صاحب کی ہے۔

وزیر تعلیم کے پرائیویٹ سیکرٹری اور ای ڈی او (ای)، راجن پور کا معزز رکن اسمبلی سے نامناسب رویہ

سردار محمد امان اللہ خان دریشک: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 20۔ جون 2006 کو میں اپنے حلقہ کے لوگوں کے کاموں کی وجہ سے وزیر تعلیم سے ملا۔ وزیر موصوف نے اپنے پرائیویٹ سیکرٹری جناب عبدالستار کو حکم دیا کہ مورخہ 21۔ جون 2006 کو EDO ایجوکیشن، راجن پور کو بوقت 9:00 بجے دفتر اسمبلی طلب کریں۔ پرائیویٹ سیکرٹری نے بذریعہ ٹیلیفون EDO ایجوکیشن

کو اگلے دن کے لئے طلب کیا۔ اسی دن مورخہ 21۔ جون 2006 کو میں بھی وقت مقرر پر اجلاس کے سلسلے میں اسمبلی آیا اور دفتر وزیر تعلیم جا کر پرائیویٹ سیکرٹری سے EDO راجن پور کے آنے کا پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ راجن پور سے کل شام سے روانہ ہے۔ لیکن دفتر میں ابھی تک نہیں پہنچا۔ اس دوران میں نے کئی مرتبہ جا کر پرائیویٹ سیکرٹری سے پوچھا لیکن جواب نفی میں ملتا رہا ہے۔ شام کو ساڑھے چار بجے اجلاس ختم ہونے سے دس منٹ پہلے مجھے معلوم ہوا کہ EDO ایجوکیشن اسمبلی کی عمارت میں موجود ہے اور پرائیویٹ سیکرٹری وزیر تعلیم کی آشیر باد سے چھپا ہوا ہے۔ اجلاس ختم ہونے سے دو تین منٹ پہلے مجھے معلوم ہوا کہ EDO صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کے ساتھ گپیں لگا رہا ہے۔ میں فوراً وزیر تعلیم کے دفتر میں پہنچا تو پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اور EDO صاحب آپس میں گپیں لگا رہے تھے اور مجھے دیکھتے ہی چونک گئے انہیں گمان تھا کہ اسمبلی کا اجلاس ختم ہونے کو ہے لہذا میں اسمبلی سے چلا گیا ہونگا۔ چونک کر پرائیویٹ سیکرٹری نے کہا کہ EDO صاحب ابھی تشریف لائے ہیں۔ آپ بیٹھیں اور یہ بھی بیٹھے ہیں۔ بحیثیت ثالث میں آپ کے معاملات طے کرواتا ہوں۔ میں نے کہا کہ یہ سب باتیں منسٹر صاحب کے سامنے ہونی ہیں آپ کے سامنے نہیں آپ منسٹر صاحب کو اطلاع کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ منسٹر صاحب function میں ہیں۔ اس ایک آدھے منٹ کی گفتگو کے بعد EDO اور پرائیویٹ سیکرٹری کمرے سے اکٹھے باہر چلے گئے۔ ہم نے سارا دن انتظار کیا۔ میرے حلقے کے لوگ بھی موجود تھے۔ پرائیویٹ سیکرٹری اور EDO راجن پور کے رویے سے میرا وقار مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! دو دن پہلے معزز ممبر میرے پاس آئے تھے اور انھوں نے اپنے ضلع راجن پور میں تعلیم کے حوالے سے کچھ مسائل کے بارے میں بات کی تھی۔

جناب سپیکر! میں نے ان کی بات سنی اور میں نے انھیں کہا کہ میں EDO کو بلا لیتا ہوں اور یہاں آپس میں بیٹھ کر ساری problems کو دور کروا لیتے ہیں۔ کل EDO فوری طور پر راجن پور سے یہاں پر آئے اور بیٹھے۔ میں ہاؤس میں مصروف تھا۔ اب ان کی وہاں پر کیا بات چیت ہوئی ہے۔ اس بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے۔ میں نے ساڑھے چار بجے EDO کو بلایا اور اسے

یہ کہا کہ یہ ہمارے معزز ممبر ہیں۔ان کے جو بھی جائز مطالبات ہیں۔اگر یہ اپنے ضلع راجن پور میں promotion of education چاہتے ہیں تو آپ وہ کام ضرور کیجئے۔

جناب والا! اگر یہ اسمبلی میں بات لے ہی آئے ہیں تو راجن پور میں گروپنگ ہے۔وہاں پر دو سیاسی گروپ ہیں۔ناظم صاحب اور ہمارے منسٹر صاحب بھی ہیں۔وہاں کے لوکل سیاسی حالات کیا ہیں،اس کے بارے میں تو وہ خود زیادہ جانتے ہوں گے لیکن ہماری جو ایجوکیشن پالیسی ہے۔آپ کو یاد ہو گا کہ ہم نے ہمیشہ میرٹ کو prevail کرنے کی بات کی ہے۔جب بھی کبھی بھرتی کی بات آئی تو میرٹ پر کی۔ہم نے پچاس ہزار ایجوکیٹرز بھرتی کئے،گریجوایٹ رکھے اور میرٹ پر رکھے۔ہم نے کوئی کوٹا کسی کو بھی نہیں دیا۔

جناب سپیکر! یہ ہمارے معزز ممبر ہیں۔میں حیران ہوں کہ یہ نوبت تو آنی ہی نہیں چاہئے تھی کہ یہ ایسے بیٹھیں۔ان کی جو گفت وشنید ہوئی ہے۔مجھے اس بارے میں کچھ پتا نہیں ہے۔میں نے ان کے حکم کے مطابق EDO کو دس گھنٹے کے نوٹس پر فوری طور پر بلایا ہے کہ وہ آئیں اور آکر ہمارے معزز ممبر کی بات سنیں۔اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ان کے ساتھ مزید بیٹھ جاتا ہوں کہ کل جو واقعہ ہوا ہے،وہ کیا ہوا ہے؟ میں ابھی ٹی وی پر سن رہا تھا تو میں بھاگتا ہوا ادھر آیا ہوں۔اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ایک دو دن میں پوچھتا ہوں کہ آپ کی کیا بات ہوئی ہے پھر آپ کا جو حکم ہو گا وہ کر لیں گے۔

جناب سپیکر: دریشک صاحب! کیا اسے pending کر لیں؟

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی،بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! وزیر تعلیم اس طرح گفتگو فرما رہے ہیں کہ جیسے امان اللہ دریشک صاحب پر انھوں نے بڑی مہربانی اور رحم فرما رہے ہیں۔انھوں نے جو تحریک استحقاق دی ہے اس پر ان کو چاہئے تھا کہ یہ اس کا جواب دیتے۔انھوں نے EDO کو بلایا ہے تو یہ خود اس کے ساتھ اور امان اللہ دریشک صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اس مسئلے کو سنتے لیکن یہ موصوف فرما رہے ہیں کہ میں مصروف تھا۔یہ اجلاس تین دن سے ہو رہا ہے۔میرا خیال ہے کہ ایک منٹ بھی یہ یہاں پر مصروف نہیں رہے اور نہ ان کا اس بجٹ سے کوئی تعلق رہا ہے۔ان کو چاہئے تھا کہ یہ امان اللہ دریشک صاحب کی بات سنتے اور EDO کے ساتھ بیٹھ کر مسئلے کا حل نکالتے۔فاضل ممبر امان اللہ

دریشک صاحب پہلی دفعہ کھڑے ہوئے ہیں، یہ شریف آدمی ہیں۔ اگر وہاں پر کوئی سیاسی گروپنگ ہے تو یہ وزیر ہیں اور اپنے محکمے کے انچارج ہیں۔ ان کو بیٹھ کر مسئلے کو حل کرنا چاہئے تھا۔ اس کے علاوہ ان کو یہاں پر یہ بتانا چاہئے تھا کہ تحریک استحقاق کیا ہے اور اس کے جواب میں بات کرتے۔ یہ ہاتھ ہلا ہلا کر کیا باتیں فرما رہے ہیں؟

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! دراصل مسئلہ ہی یہی ہے کہ معزز ممبر ارشد بگو صاحب کو کبھی معاملے کی سمجھ ہی نہیں آتی۔ بہر حال انھوں نےpoint score کرنا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: ان کی اور ہاؤس کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یہ تحریک استحقاق آپ نے آج out of turn accept کی ہے۔ مجھے اس کی کاپی ابھی تک نہیں ملی۔ آپ ان کی بات بالکل نہ مانیں یہ ابہام پیدا کرنے میں ماہر ہیں۔ میں نے EDO کو بلایا تھا تو وہ اس تحریک استحقاق دینے سے پہلے بلایا تھا۔ EDO کو بلانے کے بعد یہ تحریک استحقاق آئی ہے۔

رائے اعجاز احمد: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ واقعہ ان کے علم میں ہے۔ انھوں نے تحقیق کرنی تھی تو وہ کر لینی چاہئے تھی۔ معزز رکن کی تحریک استحقاق منظور کی جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ امان اللہ خان صاحب کیا یہ pending کر لیں؟

سردار محمد امان اللہ خان دریشک: جناب سپیکر! میری درخواست تو یہی ہوگی کہ آپ اسے admit کر لیں۔

جناب سپیکر: یہ آج ہی پیش ہوئی ہے اس لئے وزیر صاحب تفصیل جان لیں۔

سردار محمد امان اللہ خان دریشک: جناب سپیکر! ان کو تفصیل کا تو پتا ہی ہے کیونکہ کل جب EDO پہنچے تو وزیر صاحب سارا دن اپنے دفتر میں تشریف ہی نہیں لائے۔ ان کو پتا تھا کہ وہ آئے ہیں۔ میرے حلقے کے لوگ بھی اس معاملے کے لئے آئے تھے۔ وہ بے چارے اتنی دور سے کرایہ بھر کر ادھر پہنچے ہیں۔ سڑکیں بن رہی ہیں۔ اس وقت ڈی جی خان سے راجن پور تک لگ بھگ چار گھنٹے میں راستہ طے ہوتا ہے۔ میری جناب سے یہی درخواست ہے کہ آپ میری یہ تحریک استحقاق منظور فرمالیں۔

جناب سپیکر: دریشک صاحب! اس تحریک استحقاق کو پرسوں تک کے لئے pending کر لیتے ہیں۔ کل کے دن میں وہ بھی تفصیل معلوم کر لیں۔ اس لئے یہ تحریک استحقاق 24۔جون تک

pendingکی جاتی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں اس پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ فاضل ممبر امان اللہ دریشک صاحب شاید اسی پر بولے ہیں۔ میری یہ درخواست ہے کہ یہ معاملہ وزیر صاحب کو پتا ہے۔ اس پر مہربانی فرما کر کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ کمیٹی اس کو دیکھ لے گی۔

جناب سپیکر: ابھی میں نے یہ تحریک استحقاق 24 تاریخ تک pending کر دی ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ وزیر تعلیم ابھی اپنے جواب میں یہ فرما رہے تھے کہ وہاں پر مقامی سطح پر سیاسی پارٹی بازی ہے یعنی اقتدار کے لئے لوگ آپس میں الجھے ہوئے ہیں، لڑ رہے ہیں۔ میں آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ ایک جگہ نہیں ہے۔ یہ ہر ضلعے کے اندر ہے۔ یہ جتنے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ آپس میں الجھتے ہیں اور اس سے عوام کے کام متاثر ہوتے ہیں۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ انھیں ہدایت فرمائیں کہ یہ آپس میں نہ لڑیں تاکہ عوام متاثر نہ ہوں اور ان کے کام خراب نہ ہوں۔

جناب سپیکر: یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 271 سید احسان اللہ وقاص صاحب کی طرف سے ہے۔

تھانہ ستیانہ فیصل آباد میں ڈکیتی اور اجتماعی زیادتی کے مقدمے کے اندراج میں تاخیر

سید احسان اللہ وقاص: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ''جنگ'' مورخہ 24۔ مارچ 2006 کی خبر کے مطابق تھانہ ستیانہ فیصل آباد کے چک نمبر 363 گ ب میں 6 ڈاکوؤں نے ڈکیتی کی واردات کے بعد مال کم ملنے پر ماں بیٹی کو اجتماعی زیادتی

کا نشانہ بناڈالا۔ تفصیل کے مطابق محنت کش سرور مزدوری کرنے فیصل آباد آیا ہوا تھا۔ سات دن قبل ڈاکوؤں نے اس کے گھر پر چند ہزار روپے اور اڑھائی تولے سونے کے زیورات لوٹے اور اس کی بیوی اور بیٹی کو اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنایا۔ پولیس کے مقدمہ درج نہ کرنے پر محنت کش سرور نے ایڈیشنل آئی جی کو درخواست پیش کی۔ انھوں نے اس کیس کی انکوائری ڈی پی او کو سونپ دی مگر انکوائری تاحال شروع نہ ہوئی ہے۔ اس واقعہ سے عوام میں خوف وہراس کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! معزز رکن نے معزز ایوان کی توجہ جس امر کی طرف مبذول کروائی ہے۔ یہ واقعہ درست ہے۔ مدعی مقدمہ محمد سرور نے مورخہ 13-03-2006 کو درخواست دی اور اس نے اپنی درخواست میں یہ تحریر کیا کہ ڈیڑھ بجے رات نامعلوم ملزمان نے اس کے گھر میں داخل ہو کر اس کی بیوی مسماۃ فیروزاں بی بی اور بیٹی سکینہ بی بی سے زیادتی کی ہے۔ ملزمان جاتے ہوئے زیورات، گھڑی اور پارچہ جات بھی لے گئے۔ مدعی کی اس درخواست پر مقدمہ نمبر 310 درج ہوا ہے اور اس کی تفتیش کی گئی۔ دوران تفتیش مدعی مقدمہ نے چونکہ پہلے کسی ملزم کو نامزد نہیں کیا تھا لیکن دوران تفتیش انہوں نے اپنے تتمہ بیان میں ملزمان علی شیر عرف شیری، عمران ولد قاسم وغیرہ کو اس مقدمہ میں نامزد کیا۔ پولیس نے تگ و دو کے بعد ان ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے۔ گرفتاری کے بعد اس کا نامکمل چالان عدالت میں پیش کر دیا گیا ہے۔ پولیس کو ہدایت کی گئی ہے کہ جلد چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! اس بات پر جناب وزیر قانون نے یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ اس کی انکوائری میرٹ پر کر کے کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ مدعی نے جن لوگوں کی نشاندہی کی تھی ان کو گرفتار بھی کر لیا گیا ہے اور ان کا چالان بھی کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ مزید کہنے کی کوئی ضرورت تو نہیں ہے۔ اگر مدعی نے جن لوگوں کی نشاندہی کی ہے اس کی منشاء کے مطابق ملزم چالان بھی ہوئے

ہیں اور پکڑے بھی ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک بھی 272 احسان اللہ وقاص صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، شاہ صاحب!

کلور کوٹ میں دس سالہ بچی کے ساتھ زیادتی کے ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کرنے سے انکار

سید احسان اللہ وقاص: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 25۔ مارچ 2006 کی خبر کے مطابق کلور کوٹ میں 10 سالہ خورشید مائی سے دو بااثر زمینداروں نے زیادتی کی اور انہی زمینداروں نے 7 سالہ پروین بی بی پر مجرمانہ حملہ بھی کیا۔ خورشید مائی کے ماں باپ کو متاثرہ بچی کے ساتھ پرچہ اندراج سے انکار کرتے ہوئے تھانہ سے بھگا دیا گیا۔ خورشید مائی کے ماں باپ ''نوائے وقت'' کے دفتر پہنچ گئے۔ دونوں ماں باپ نے متاثرہ بچی کے سر پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاتے ہوئے بتایا کہ ملزم عمران اور فخر زمان نے ان کی بیٹی کو غسل خانے میں بند کر کے زیادتی کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے تھانہ کلور کوٹ ڈیوٹی افسر کو تمام ظلم سے آگاہ کیا۔ ماں باپ نے الزام عائد کیا ہے کہ پولیس نے دادرسی فراہم کرنے کی بجائے الٹا انہیں ڈرا دھمکا کر تھانہ سے بھگا دیا۔ جس پر وہ مایوس ہو کر ''نوائے وقت'' دفتر آئے۔ اس واقعہ سے عوام میں غم و غصہ کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر! معزز رکن نے اس معزز ایوان کی توجہ جس جانب مبذول کروائی ہے یہ واقعہ جن کا تحریک التوائے کار میں ذکر فرمایا گیا ہے یہ جزوی طور پر درست ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ مورخہ 06-03-23 کو محمد اکرم ولد نور زمان نے ایک درخواست دی اور اس کے بیان پر کہ اس کی ہمشیرہ مسماۃ پروین بی بی باعمر 9,10 سال کے ساتھ محمد عمران ولد غلام رسول نے زیادتی کی تھی، پولیس نے اس پر مقدمہ نمبر 85 مورخہ 06-03-23

درج کیا۔ مقدمے میں جس ملزم کو نامزد کیا گیا تھا، وہ گرفتار ہو چکا ہے اور اس کا چالان عدالت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ خورشید مائی کے والد کو تھانے میں بلانا اور اس کے خلاف جو زیادتی کی بات کی گئی ہے وہ درست نہ ہے۔ خورشید مائی کے والد کے بیان کا ریکارڈ ہمارے پاس موجود ہے جس میں اس نے کہا کہ ان کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زیادتی نہیں ہوئی ہے۔ جو ایک زیادتی کا واقعہ رپورٹ ہوا تھا اس کا پرچہ بھی درج ہوا ہے اور ملزم گرفتار بھی ہو چکا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! ٹھیک ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: ٹھیک ہے۔ جناب!

جناب سپیکر: یہ تحریک بھی dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک نمبر 273 سید احسان اللہ وقاص صاحب، چودھری اصغر علی گجر اور محترمہ زیب النساء قریشی صاحبہ کی طرف سے ہے۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب پیش کریں۔

گوجرانوالہ میں ڈکیتی کے دوران ہیڈ کانسٹیبل شیخ اعجاز کا قتل

چودھری اصغر علی گجر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جنگ" مورخہ 24۔مارچ 2006 کی خبر کے مطابق گوجرانوالہ مدنی روڈ پر ڈاکوؤں نے ڈکیتی کی واردات میں مزاحمت پر فائرنگ کر کے ڈی۔ایس۔پی ٹریفک آفس کے ہیڈ کانسٹیبل کو ہلاک کر دیا۔ تفصیل کے مطابق ہیڈ کانسٹیبل محمد اعجاز اپنی بیوی کے ہمراہ موٹر سائیکل پر ایک شادی کی تقریب سے واپس گھر آ رہا تھا کہ تھانہ سبزی منڈی کے علاقہ مدنی روڈ پر ناکہ لگائے ہوئے ڈاکوؤں نے شیخ اعجاز کو روک لیا اور ان سے نقدی چھینی اور اس کی بیوی سے زیورات اتروانے کے دوران اعجاز نے مزاحمت کی تو ڈاکوؤں نے اعجاز کے دل میں گولی مار کر اسے موقع پر ہی ہلاک کر دیا اور فرار ہو گئے۔ اس واقعہ سے علاقہ میں خوف و ہراس کی فضاء پائی جاتی ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس میں میری استدعا ہے اور جیسا کہ تحریک التوائے کار میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ 24۔مارچ کی خبر تھی اور 23۔مارچ کو اس واقعہ کا مقدمہ درج ہوا

تھا۔ ابھی چونکہ اس واقعہ کو تقریباً تین چار مہینے گزر چکے ہیں تو میں نے اس کا اپ ڈیٹ جواب منگوایا ہوا ہے اس لئے میری آپ سے استدعا ہو گی کہ اگر اس کو کل تک کے لئے pending فرما دیں تاکہ میں اس کا اپ ڈیٹ جواب دے سکوں۔

جناب سپیکر: جی، گجر صاحب! ٹھیک ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک کل تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

شیخ اعجاز احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شیخ اعجاز صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میری ایک ذاتی تحریک التوائے کار تھی اس حوالے سے کہ جب میرے گھر میں چوری کا واقعہ ہوا تھا تو اس وقت میں نے تحریک جمع کروائی تھی۔

جناب سپیکر: اس کا نمبر کیا ہے؟

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! نمبر تو یاد نہیں ہے۔ اگر آپ مہربانی فرمائیں تو اسے آؤٹ آف ٹرن لے لیں۔

جناب سپیکر: میں دیکھ لیتا ہوں۔ تحریک التوائے کار نمبر 275 جناب سمیع اللہ خان، محترمہ فائزہ احمد اور محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ کی طرف سے ہے۔ محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ تحریک پیش کریں گی۔

لاہور اور اس کے گردونواح میں قتل کی اندھی وارداتیں

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 28۔ مارچ 2006 کی ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق بابا فرید کالونی کوٹ لکھپت لاہور میں کھیتوں سے ایک نوجوان کی خون آلود لاش ملی ہے۔ اسے پیٹ میں چھری سے وار کر کے قتل کیا گیا تھا۔ مقتول کی عمر 27/28 سال تھی اور اس نے جینز کی پینٹ اور چیک دار شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ مقتول کی شناخت نہ ہو سکی۔ قتل کی ایسی اندھی وارداتیں لاہور شہر اور اس کے گردونواح میں روزانہ

ہو رہی ہیں بلکہ ایک معمول بن چکا ہے۔ مگر پولیس ایسی قتل کی وارداتوں کا سراغ لگانے میں ناکام ہو چکی ہے۔ پولیس اپنی روایتی تفتیش کے بعد ایسے قتل کے مقدمات کو عدم پیروی کی بناء پر بند کر دیتی ہے اور تفتیش close کر دی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے ملزمان گرفتار نہ ہو پاتے ہیں۔ ایسی وارداتوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! محترمہ نے جو تحریک التوائے کار پیش کی ہے یہ واقعات کے حوالے سے درست ہے لیکن ان کا یہ تاثر کہ پولیس نے اس سلسلے میں کوئی کارروائی نہیں کی اور مقدمہ داخل دفتر کر دیا گیا ہے یہ درست نہ ہے۔ اصل حقائق یہ ہیں کہ لیاقت علی گجر نے پولیس کے سامنے پیش ہو کر یہ بیان تحریر کروایا کہ میں حلقہ یو۔ سی 135 کا جنرل کونسلر ہوں۔ تقریباً ساڑھے سات بجے صبح اطلاع ملی کہ ایک انسانی لاش جو کہ سنٹرل گورنمنٹ کے کھیتوں میں پڑی ہوئی ہے جس پر مقدمہ نمبر 294 مورخہ 27-03-06 بجرم 302/34 ت پ تھانہ کوٹ لکھپت درج ہوا۔ حسب کارروائی لاش ڈیڈ ہاؤس پہنچائی گئی، مقتول کی تصویر اخبارات میں شائع کروائی گئی۔ مورخہ 10-04-06 کو مقتول کے وارثان نے ڈیڈ ہاؤس میں جا کر لاش کی شناخت کی۔ اسی دوران مقتول کے برادر حقیقی نے درخواست پیش کی کہ میں صدر پتو کی کا رہائشی ہوں، تین ماہ قبل مسماۃ ثمینہ بی بی سادھو کی ملیاں ضلع شیخوپورہ سے میرے بھائی کی شادی ہوئی تھی۔ محمد طارق بھی اسی گاؤں کا رہنے والا ہے جس کی میرے بھائی شرافت علی کی بیوی ثمینہ پر بری نظر تھی جس نے میرے بھائی سے دوستی کر لی، شرافت علی کے ساتھ دوستی کی آڑ میں ثمینہ بی بی کے ساتھ تعلقات قائم کرنا چاہتا تھا۔ یہ بات ثمینہ بی بی نے اپنے خاوند شرافت علی کو بتائی۔ مورخہ 26-03-06 کو میں محمد سرور اور محمد سلیم گاؤں کے چوک میں کھڑے تھے کہ طارق عرف تارا اور ارشاد احمد وغیرہ جو کہ سادھو کی ملیاں کے رہائشی ہیں، میرے بھائی شرافت علی کے گھر آئے اور میرے بھائی کے ساتھ شہر کی طرف جا رہے تھے جن کو میں نے آواز دے کر پوچھا کہ شرافت علی کہاں جا رہے ہو؟ شرافت علی نے کہا کہ مہمان آئے ہیں، شہر کی طرف ضروری کام کے لئے جا رہے ہیں جو پھر واپس گھر نہ آیا۔ بذریعہ اخبار اشتہار دیکھ کر علم ہوا ہے کہ میرے بھائی کی نعش ڈیڈ ہاؤس میو ہسپتال میں موجود ہے اسی دوران تھانہ شیخوپورہ نے بذریعہ فون اطلاع دی کہ طارق عرف تارا نامی شخص ہمارے پاس مقدمہ نمبر

363 بجرم 13/20/65 تھانہ صدر شیخوپورہ میں گرفتار ہے۔ جس نے انکشاف کیا ہے کہ اس کے خلاف تھانہ کوٹ لکھپت میں قتل کا مقدمہ درج ہے۔ جس کو لاہور منتقل کیا گیا اور دوران تفتیش ملزم محمد طارق مذکور کی نشاندہی پر اس کے قبضہ سے مقتول شرافت علی کے قومی شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی، مقتول کا فیکٹری کارڈ اور آلہ قتل خنجر برآمد کیا جا چکا ہے اور پولیس نے اس کو قبضے میں لے لیا ہے، ملزم محمد طارق کے خلاف مقدمہ قائم ہو چکا ہے اور وہ اس وقت جوڈیشل لاک اپ میں ہے اور اس کے خلاف چالان عدالت میں پیش کیا جا رہا ہے اس لئے یہ مقدمہ ٹریس ہو چکا ہے اور ملزم بھی گرفتار ہو چکا ہے جس نے اقبال جرم بھی کر لیا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ محرک اس کو مزید press نہیں کرتے لہذا اس تحریک کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 276 محترمہ فائزہ احمد، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ، جناب سمیع اللہ خان کی ہے۔اس تحریک کو کون پیش کرنا چاہے گا۔

کلور کوٹ پولیس کی ونی کے اصل ملزمان کی بجائے بے گناہ افراد کی گرفتاری کی کوشش

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 28۔مارچ 2006 کی ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق کلور کوٹ کی کوثر بی بی کو ونی کی بھینٹ چڑھا دیا گیا۔ جب اس سلسلہ میں اس نے متعلقہ تھانہ میں مقدمہ کے اندراج اور متعلقہ افراد کے خلاف کارروائی کے لئے درخواست دی تو تھانہ منڈا کی پولیس نے بوگس FIR درج کر دی اس میں ملزمان کو تحفظ دیتے ہوئے جان بوجھ کر کوثر بی بی کے والد اور دو چچاؤں کے نام نامزد کر کے ان کی ولدیت کو تبدیل کیا گیا تاکہ گرفتاری کی صورت میں ولدیت بوگس ہونے کی وجہ سے ان کی ضمانتیں نہ ہو سکیں جبکہ کوثر بی بی کو ونی کی صلیب پر مصلوب کرنے والے اصل ذمہ دار سید وصول اور محمد یاسین ہیں۔ جو اس کے نام نہاد شوہر کے چچا ہیں۔ یہ افراد اور اس کا نام نہاد شوہر راولپنڈی میں آزاد گھوم پھر رہے ہیں۔ پولیس اصل ملزمان کو گرفتار کرنے کی بجائے بے گناہ افراد کو گرفتار کرنے کے لئے دن رات ایک کئے ہوئے ہیں۔ جس کی وجہ سے لوگوں میں شدید خوف و ہراس پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت

دی جائے۔

جناب سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر!اس کا جواب موصول نہیں ہوا ہے اگر دو دن کے لئے اس کو pending فرمالیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس کا ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا اس لئے اس کو 27 تاریخ تک pending کیا جاتا ہے۔جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میری تحریک نمبر 376 ہے۔

جناب سپیکر: جی پڑھیں۔

معزز رکن اسمبلی شیخ اعجاز احمد کے گھر نقب زنی اور چوری کے ملزمان کو گرفتار نہ کرنا

(۔۔۔جاری)

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 19۔اپریل 2006 کی رات میرے والد صاحب پر فالج کا حملہ ہوا جنہیں فوری طور پر میو ہسپتال لاہور کے AVH وارڈ کے کمرہ نمبر 6 میں داخل کروانا پڑا۔ والد صاحب کی تیمار داری اور دیکھ بھال کی غرض سے میری فیملی بھی گھر کو لاک کر کے لاہور آ گئی کہ 21 اور 22۔اپریل 2006 کی درمیانی شب میرے گھر واقع P-1 گلی نمبر 6، بازار نمبر 3 رضا آباد، فیصل آباد میں نقب زنی ہو گئی اور تالے توڑ کر گھر میں رکھی ہوئی نقدی چرا کر لے گئے۔ جس کی اطلاع مجھے میرے ہمسایہ نے بذریعہ موبائل فون دی تو میں فوری طور پر فیصل آباد پہنچا اور اس واردات کی ایف آئی آر درج کروائی لیکن تاحال مقامی پولیس کسی ملزم کو گرفتار نہیں کر سکی۔ ایک ایم پی اے کے گھر نقب زنی کر کے پوری رات لوٹ مار کی واردات ہونے پر بالعموم عام شہری نہ صرف عدم تحفظ کا شکار ہیں بلکہ وہ پریشان ہو کر یہ سوچنے پر بھی مجبور ہیں کہ ایک منتخب نمائندے کے گھر میں چور نقب زنی کر سکتے ہیں تو پھر عام آدمی نقب زنوں اور چوروں سے کیسے محفوظ رہ سکتا ہے اور بالخصوص اس واقعہ کے بعد میں اور میری فیملی عدم تحفظ کا شکار ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر

ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! چونکہ آپ نے اس تحریک کو out of turn لیا ہے اس لئے اس کو pending فرمالیں۔

جناب سپیکر: ابھی اس کا جواب آنا ہے اور اس کی turn، 27 تاریخ تک آئے گی لہذا اس کو 27 تاریخ تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 278 محترمہ نگہت پروین میر صاحبہ کی ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 279 محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ کی ہے۔ جی!

کلور کوٹ بھکر میں ونی کے جرم کا ارتکاب

محترمہ فرزانہ راجہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ کلور کوٹ بھکر کے رہائشی محمد عرفان نے یاسمین نامی لڑکی کو گھر سے بھگا کر کورٹ میرج کر لی تھی۔ جس کے خلاف لڑکی والوں نے حدود کا مقدمہ درج کروا دیا تھا۔ اس واقعہ سے دونوں خاندانوں کے درمیان شدید تنازع اٹھ کھڑا ہوا چنانچہ وہاں کے رہائشی رانا عابد اقبال جنرل سیکرٹری PML(Q) اور میجر (ر) محمد انور نے پنچائتی کردار ادا کرتے ہوئے ملزم عرفان کو گناہ کی بھینٹ میں ملزم کی بہن کی بیٹی شمیم اختر کی ونی محمد یامین کے بیٹے محمد عامر مغل کے ساتھ کر دی۔ اس ظلم کے خلاف بچی کے نانا ممتاز ناجی نے متعدد بار حکام کے دروازے کھٹکھٹائے مگر تاحال بچی مذکورہ کو ناکردہ گناہ کی پاداش میں ملنے والی سزا آزادی میں تبدیل نہ ہو سکی۔ اب معصوم آٹھ سالہ شمیم پنچائتی فیصلے کے مطابق اپنا دن سسرال میں اور رات میکے گزارتی ہے۔ ونی جیسی متذکرہ مکروہ رسم کے صوبہ میں آئے روز واقعات رونما ہو رہے ہیں مگر حکومت اس رسم کا قلع قمع کرنے کے لئے کوئی ٹھوس و مؤثر اقدامات نہ کر سکی ہے۔ جس سے صوبہ کے عوام میں غم و غصہ بے چینی اور اضطراب پایا جا رہا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر! محترمہ نے جس واقعہ کو بنیاد بنایا ہے وہ واقعہ

درست ہے اور جیسا کہ تحریک التوائے کار میں یہ فرمایا گیا کہ رانا عابد اقبال اور میجر انور نے پنچائتی فیصلہ کر کے شمیم اختر کا نکاح محمد یامین کے لڑکے محمد عامر کے ساتھ کر دیا تو یہ واقعات بالکل درست ہیں اسی طرح ہوا۔ جب یہ معاملہ سامنے آیا تو اس پر مقدمہ نمبر 90 مورخہ 2006-03-29 کو درج ہوا اور اب اس مقدمہ کی تفتیش عمل میں لائی جا رہی ہے۔ یہ جواب 24۔اپریل کو موصول ہوا ہے۔ اس میں تقریباً پونے دو ماہ گزر چکے ہیں۔ اگر محترمہ فرمائیں تو اس کو کل تک pending کر لیں تاکہ اس کی updates بتا سکوں کہ اس میں کیا پیشرفت ہوئی ہے۔

محترمہ فرزانہ راجہ: ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر! اس کو pending کر کے latest position بتائی جائے۔

جناب سپیکر: اس کو بھی 27 تاریخ تک pending کیا جاتا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میری درخواست یہ ہے کہ محترمہ فرزانہ راجہ نے جو تحریک پیش کی تھی اس پر محترم فاضل وزیر قانون نے اپنی رائے دی ہے۔ میری درخواست ہے کہ اس ہاؤس کو بنے ہوئے چار سال ہو چکے ہیں۔ اس ہاؤس میں خواتین کے ساتھ زیادتی روکنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی اور پورے چار سالوں میں اس کمیٹی نے کوئی کام نہیں کیا اور کوئی کیس ان کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک آدھ کیس بطور ٹرائیل ان کے پاس بھیجا جائے تاکہ وہ اس کو investigate کریں اور اپنی رپورٹ اسمبلی میں پیش کریں یا تو آپ اس کمیٹی کو dissolve کرنے کا اعلان فرمادیں اور اگر وہ کمیٹی موجود ہے تو اس کو کوئی نہ کوئی کیس تو بھیجیں تاکہ یہ جو روزانہ خواتین سے زیادتی کے کیسز آتے ہیں لیکن اسمبلی ممبران پر مشتمل جو کمیٹی ہے اس نے اس بارے میں کوئی کام نہیں کیا۔ میری یہ درخواست ہے کہ کم از کم اس تحریک التوائے کار کو اس کے پاس بھیجیں تاکہ وہ investigate کریں اس کے سامنے پولیس کا version آجائے اس کے علاوہ کوئی دوسرا version بھی سامنے آجائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: next ہے جی، تحریک التوائے کار نمبر 280 محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ!

لاہور میں غیر قانونی میٹر نٹی کلینکس کا قیام

محترمہ فرزانہ راجہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور کے مختلف مقامات اور پسماندہ علاقوں میں نان کوالیفائیڈ افراد، لیڈی ہیلتھ وزیٹرز اور عطائیوں نے جگہ جگہ زچہ و بچہ اور میٹر نٹی کلینک کھولے ہوئے ہیں جہاں پر غیر قانونی طور پر گناہوں کو چھپانے کا کاروبار کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں ٹیمپل روڈ ان clinics کا مرکز ہے جہاں ایک درجن سے زائد صفیہ کلینک کے ایک ہی نام سے میٹر نٹی ہومز ہیں جہاں کلینک کے باہر ایم بی بی ایس ڈاکٹروں کے بورڈ آویزاں ہیں لیکن اندر نان کوالیفائیڈ اور نا تجربہ کار سٹاف اور دائیاں کام کر رہی ہیں۔ یہ کلینک 24 گھنٹے کھلے رہتے ہیں اور اس میں اسقاط حمل کا غیر قانونی گھناؤنا دھندہ بھی کیا جاتا ہے۔ محکمہ صحت کے ڈرگ انسپکٹروں، ضلعی انتظامیہ اور مقامی پولیس کی ملی بھگت سے ایسے تمام کلینکس نے انسانی زندگیوں سے کھیلنے کے ساتھ ساتھ قحبہ خانے کا کاروبار کھول رکھا ہے۔ اس متذکرہ خبر کی اخبارات میں اشاعت کی وجہ سے عوام میں شدید بے چینی، غم و غصہ اور اضطراب پایا جارہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر صحت: شکریہ۔ جناب سپیکر! جیسے محکمہ صحت کے تمام انتظامی افسران، ای ڈی اوز، ڈی او ایچ تمام نان کوالیفائیڈ اور عطائیوں کے خلاف ایکشن لیتے ہیں اور باقاعدہ چالان کرتے ہیں تاہم اگر کوئی کلینک ایم بی بی ایس ڈاکٹر کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے تو اس کے بارے میں قانون موجود نہ ہے۔ وفاقی حکومت اس پر قانون سازی کر رہی ہے اور پنجاب حکومت نے بھی ایک ڈرافٹ بنایا ہے جس پر ماہرین کی رائے لی جارہی ہے۔ جونہی وفاقی حکومت اپنا قانون بنائے گی تو اس پر پنجاب کی صوبائی حکومت بھی عمل کرے گی۔

جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ کوئی بھی شخص اگر ایم بی بی ایس ڈاکٹر کا بورڈ لگاتا ہے اور واقعی اس کلینک کی ownership ایم بی بی ایس ڈاکٹر کی ہے تو کلینک، ڈسپنسرز یا لیڈی ہیلتھ ورکرز رکھنے کی ذمہ داری ایم بی بی ایس ڈاکٹر کی ہے۔ اگر کوئی ایسا کلینک ہے جہاں پر ایم بی بی ایس ڈاکٹر بیٹھتا ہی نہیں ہے اور باہر اس نے ہومیوپیتھک یا نان ایلوپیتھی کا کوئی بورڈ لگایا ہوا ہے تو اس پر تو ہم

کارروائی کرتے ہیں لیکن اگر کلینک ہی ڈاکٹر کا ہے تو اگر ہمیں particular case ملیں کہ جناب ایک ایسے کلینک میں ایسا واقعہ ہوا ہے تو ہم اس کے خلاف ایکشن لیتے ہیں broadly ہر ایم بی بی ایس کلینک کو جاکر inspect کرنا میرا خیال ہے کہ اس وقت ہمارے دائرہ کار میں ہے اور نہ ہی ہم کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی۔ محرک چونکہ مزید اس کو press نہیں کرنا چاہ رہیں لہذا motion dispose of ہوئی۔اب تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ بجٹ کے بعد کا سوالات کا ایجنڈا ہمیں موصول ہوا ہے اور اس میں سوالات کے دن مقرر کئے گئے ہیں۔ ہمارے محکمہ محنت وافرادی قوت کے وزیر میرے بڑے بھائی سید اختر حسین رضوی صاحب ہیں تو جب سے اسمبلی بنی ہے صرف ایک دفعہ ان کا ٹائم آیا ہے تو میری درخواست ہے کہ یہ بڑا اہم محکمہ ہے مگر اس شیڈول میں بھی اس کا ذکر نہیں ہے لہذا اسے بھی شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر: بگو صاحب! دیکھ لیتے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: ٹھیک ہے۔ جناب!

رپورٹیں
(توسیع)

جناب سپیکر: ڈاکٹر مظفر علی شیخ مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 801 بابت سال2005 پیش کردہ راناثناء اللہ خان
ایم پی اے کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں
پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-07-2006 تک توسیع کردی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 801 بابت سال2005 پیش کردہ راناثناء اللہ خان
ایم پی اے کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں
پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-07-2006 تک توسیع کردی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 801 بابت سال2005 پیش کردہ راناثناء اللہ خان
ایم پی اے کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں
پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-07-2006 تک توسیع کردی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ ان سٹینڈنگ کمیٹیوں کی کارکردگی کا جائزہ لے لیں کہ راناثناء اللہ صاحب نے کس date کو یہ پیش کی تھی۔ کیا یہ سٹینڈنگ کمیٹی صرف ٹی اے / ڈی اے کے لئے میٹنگ کرنا چاہتی ہے؟ کیا یہ کوئی positive contribution بھی کرنا چاہتی ہے؟

جناب سپیکر! This is wastage of the Government money! آپ calculate کریں کہ ایک کمیٹی میٹنگ پر ٹیکسوں کا کتنا پیسا خرچ ہو رہا ہے جناب! وہ لاکھوں میں ہوتا ہے۔ اگر انہوں نے ایک issue raise کیا ہے تو کمیٹی اس کو ایک سال میں نہیں کر سکی اور اس کو پھر extend کر رہے ہیں۔

راناثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! تشریف رکھیں۔ رانا صاحب کے بعد آپ کو وقت دیا جائے گا۔ جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں وضاحت کرنی چاہوں گا کہ اس تحریک التوائے کار کے ذریعے ہمارے ڈاکٹرز صاحبان کی ریگولرائزیشن کا اہم مسئلہ اٹھایا گیا تھا اور اس میں اب تک کوئی میٹنگ نہیں ہو سکی۔ یعنی خزانے کو نقصان والی کوئی بات نہیں اور اس سے پہلے کوئی میٹنگ نہیں ہوئی۔ پچھلے دنوں وزیر صحت اور حکومت نے ایک step لے کر کچھ ڈاکٹرز کو regulate کیا جو پہلے کنٹریکٹ basic پر تھے لیکن اس میں یہ ہوا ہے کہ کچھ لوگوں کو کنٹریکٹ base سے regular کر دیا گیا اور کچھ کو نہیں کیا گیا۔ اس میں کچھ سینارٹی کا پرابلم سامنے آیا ہے تو پھر میں نے ڈاکٹر صاحب سے یہ request کی تھی کہ اس تحریک التوائے کار پر پہلے میٹنگ نہیں ہو سکی تو آپ اس پر مہربانی کر کے تھوڑا سا ٹائم اور لیں تاکہ میٹنگ کر کے انتہائی اہمیت کے معاملے کو حل کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہو گی چونکہ یہ معاملہ انتہائی اہمیت کا ہے اور اس سے ڈاکٹر صاحبان کی بہت بڑی تعداد وابستہ ہے تو کم از کم دو تین میٹنگز ہوں گی تو پھر یہ معاملہ حل ہو گا۔ میں نے انہیں کل بھی request کی تھی کہ جولائی میں چونکہ میں نے باہر جانا ہے یا تو آپ اس کی next session تک مہلت لے لیں یا پھر دوبارہ جس طرح پہلے میٹنگ نہیں ہو سکی۔ شکریہ

جناب سپیکر: ڈاکٹر مظفر علی شیخ صاحب!

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے محترم بھائی رانا آفتاب احمد خان صاحب نے بغیر حقائق کو جانے تنقید شروع کر دی تھی۔ اصل معاملہ یہ تھا کہ جب یہ پہلے تحریک التوائے کار پیش کی گئی تو میں نے اس معاملے کو take up کر لیا تھا

Because Rana Sana Ullah Khan was the prime mover of this Adjournment Motion, he should have been present in the meeting but he was not there

یہ اپنی مجلس عاملہ کی میٹنگ attend کرنے کے لئے لندن تشریف لے گئے تھے اور پورے ایک مہینہ تک یہ تشریف نہیں لائے جس کی وجہ سے یہ آج کے دن تک pending ہوئی ہے اور اس سلسلے میں مزید یہ عرض کروں گا کہ ہمارے محترم وزیر اعلیٰ چودھری پرویز الٰہی صاحب اس معاملے

میں اتنے زیادہ keen ہیں کہ کمیٹی میں ابھی یہ معاملہ گیا نہیں اور جس مقصد کے لئے یہ جانا تھا اس کو انہوں نے خود ہی مد نظر رکھتے ہوئے ڈاکٹروں کے کنٹریکٹ کو ریگولر کرنے کا نہ صرف اعلان کر دیا بلکہ وزیر صحت بھی یہاں پر تشریف رکھتے ہیں، اس کے متعلق نوٹیفکیشن بھی ہونے والا ہے۔ ہم اس کو کمیٹی میں اس لئے لانا چاہ رہے ہیں کہ اس سارے معاملے کو ایک لیگل حیثیت دی جائے اور اس پر کمیٹی میں جو بھی بحث ہو گی اس کے ذریعے نہ صرف اسے لیگل پوزیشن دی جائے گی بلکہ جو ڈاکٹر صاحبان اس سے متاثر ہو رہے ہیں ان کے معاملات کو بھی دیکھ کر ان سے خوش اسلوبی سے نپٹا جا سکے۔ شکریہ

جناب سپیکر: چودھری محمد ثقلین مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری محمد ثقلین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قرارداد نمبر 203 پیش کردہ سیدہ صغریٰ امام ایم پی اے کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31-07-2006 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قرارداد نمبر 203 پیش کردہ سیدہ صغریٰ امام ایم پی اے کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31-07-2006 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قرارداد نمبر 203 پیش کردہ سیدہ صغریٰ امام ایم پی اے کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31-07-2006 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ معاملہ کئی دفعہ ہاؤس میں discuss ہوا ہے کہ رپورٹ میں توسیع مانگنے کی کوئی وجوہات ہاؤس کو بتادیا کریں کہ کیا وجہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی نہ کوئی وجہ تو ہے اور ڈاکٹر مظفر علی شیخ صاحب نے بتایا کہ رانا صاحب کی عدم موجودگی کی وجہ سے اس پر میٹنگ نہیں ہو سکی۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! ہاؤس نے اس کی توسیع کرنی ہے تو کم از کم ہاؤس کو یہ پتا ہونا چاہئے کہ ہم توسیع کیوں کر رہے ہیں۔ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اس کی کارکردگی میں اضافہ ہو گا اور کمیٹی کو پتا ہو گا کہ ہم نے ہاؤس کو جواب دینا ہے۔ صرف وجوہات بتادیا کریں کہ یہ کیوں توسیع مانگ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ، بگو صاحب! اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری جاوید پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

تعزیت

سابق رکن اسمبلی پیر غلام فرید چشتی (مرحوم) کے لئے فاتحہ خوانی

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہمارے پیر محی الدین چشتی کے برادر ان لاء پیر غلام فرید چشتی صاحب جو ہماری اس اسمبلی کے پانچ دفعہ ممبر رہے ہیں وہ پرسوں وفات پا گئے ہیں ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: چشتی صاحب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس موقع پر ہاؤس میں فاتحہ خوانی کی گئی)

سید احسان اللہ وقاص: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سید احسان اللہ وقاص پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! یہ ہاؤس ایک مدت سے ٹریژری بنچز اور اپوزیشن بنچز میں تقسیم ہے اور اسی حوالے سے آپ نے یہاں Ayes اور Noes کے بورڈ لگائے ہوئے ہیں لیکن آج یہ ہاؤس سرکاری ناشتہ گروپ اور اپنے گھر سے ناشتہ کر کے آنے والے گروپ پر مشتمل ہو گیا ہے اس لئے مہربانی کر کے یہ دونوں بورڈ تبدیل کر کے اس طرف سرکاری ناشتہ گروپ اور اس طرف اپنے گھر سے اپنا حق حلال کا کھا کر آنے والے گروپ کا نام لکھ دیا جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں دلی طور پر احسان اللہ وقاص صاحب کا احترام کرتا ہوں وہ ہمارے بزرگ ہیں انہوں نے بہت اچھی چیز کی نشاندہی کی ہے۔ اس پورے معزز ایوان میں ٹریژری بنچز پر بیٹھے ہوئے تمام بھائیوں کی طرف سے ہم آپ کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ آپ ہر روز ناشتہ ہمارے ساتھ کریں دن میں CM چیمبر میں refreshment کا انتظام ہے وہ کریں آپ ہمارے بھائی ہیں پیشرفت آپ کی طرف سے ہونی چاہئے آئیں کل صبح مل کر ناشتہ کریں گے۔

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں میں بھی ٹی وی چینل جیو اور ARY کو اجازت ہے۔ یہاں پر صرف پی ٹی وی کو اجازت ہے اور پی ٹی وی چونکہ ایک سرکاری ادارہ ہے اس لئے وہ اپوزیشن کی طرف سے یہاں پر جو کچھ ہوتا ہے اس کو نہیں دکھاتا تو مہربانی کر کے ARY کو بھی اجازت دی جائے تاکہ ہمارا مؤقف بھی پنجاب کے عوام کے سامنے آئے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس پر بھی دیکھتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

عام بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 07-2006 کے مطالبات زر

پر بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: اب ہم گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت برائے سال 07-2006 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری کا آغاز کرتے ہیں۔ سال 07-2006 کے سالانہ بجٹ میں مطالبات زر کی تعداد 42 ہے ان تمام مطالبات زر میں کٹ موشنز آئی ہیں۔ مورخہ 19۔ جون 2006 کو ہونے والی بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں حکومت اور اپوزیشن کے درمیان یہ طے ہوا ہے کہ 42 مطالبات زر میں سے 6 مطالبات زر میں حسب ذیل ترتیب سے کٹ موشنز پیش کی جائیں گی۔

1۔ مطالبہ نمبر PC-21013 پولیس
2۔ مطالبہ نمبر PC-21018 زراعت
3۔ مطالبہ نمبر PC-21015 تعلیم
4۔ مطالبہ نمبر PC-13049 مقامی حکومت / خود مختار ادارہ جات
5۔ مطالبہ نمبر PC-21016 خدمات صحت
6۔ مطالبہ نمبر PC-21009 آبپاشی و بحالی اراضی

کٹ موشنز کے ذریعے مطالبات زر پر کارروائی کل مورخہ 23۔ جون دوپہر 11 بجے تک جاری رہے گی۔ باقی ماندہ مطالبات زر پر کارروائی قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ (4)144 کے تحت گلوٹین کے اطلاق کے ذریعے براہ راست سوال کے ذریعے ہو گی۔ اب ہم کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا ثناء اللہ خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ کل چونکہ جمعہ ہے اور اس لئے ٹائم صبح 9 بجے کا ہو گا۔ اب arrange تو یہی کیا گیا ہے کہ کل کم از کم دو گھنٹے کٹ موشنز کے لئے ہوں گے اور اس کے بعد گلوٹین apply ہو گا۔ لیکن کل ایسا نہ ہو کہ اجلاس ہی ساڑھے دس بجے شروع ہوا ہو اور ٹائم صرف آدھ گھنٹہ بچے اور اس میں کوئی بھی کٹ موشن take up نہ کی جا سکے۔

جناب سپیکر: کل کوشش کریں گے کہ اجلاس وقت پر شروع ہو۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ کل اجلاس جب بھی شروع ہو اس میں دو گھنٹے کٹ موشنز کے لئے دے کر پھر آپ گلوٹین apply کریں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ آپ آج کی کارروائی کا آغاز کر دیں اور جب نماز کا وقفہ ہو گا تو بزنس ایڈوائزری کمیٹی کا آپ اجلاس بلا لیں وہاں بیٹھ کر ہم آپس میں طے کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، شکریہ۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21013 پولیس، پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21013

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 20-ارب 27 کروڑ 49 لاکھ 84 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال 07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 20-ارب 27 کروڑ 49 لاکھ 84 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال 2006–07 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

مطالبہ زر نمبر PC-21013 میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ رانا ثناء اللہ خان، رانا مشہود احمد خان، چودھری محمد شفیق انور، شیخ اعجاز احمد، ڈاکٹر اسد اشرف، راجہ محمد علی، ملک محمد اقبال چنڑ، راجہ ارشد محمود، چودھری محمد ایاز، ملک ابرار احمد، جناب محمد نواز

ملک، جناب عمران اشرف، جناب بلال یٰسین، جناب محمد آ جاسم شریف، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، مہر اشتیاق احمد، چودھری عبدالغفور خان، رانا تجمل حسین، جناب محمد افضل کھوکھر، جناب افضل سلطان ڈوگر، چودھری، سجاد حیدر گجر، میاں یاور زمان، بابو نفیس احمد انصاری، ڈاکٹر نذیر احمد منٹھو ڈوگر، مہر اعجاز احمد اچلانہ، جناب کامران مائیکل، محترمہ فرزانہ راجہ، محترمہ پروین مسعود بھٹی، محترمہ افشاں فاروق، محترمہ خالدہ منصور، محترمہ نگہت پروین میر، محترمہ شہناز سلیم، محترمہ عابدہ جاوید، جناب قاسم ضیاء، رانا آفتاب احمد خان، جناب سمیع اللہ خان، سید ناظم حسین شاہ، چودھری زاہد پرویز، جناب جہانزیب امتیاز گل، جناب محمد یار مونکا، راجہ ریاض احمد، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، محترمہ فرزانہ راجہ، ڈاکٹر نادیہ عزیز، ملک اصغر علی قیصر، راجہ، محمد شفقت خان عباسی، راجہ محمد طارق کیانی، بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن، جناب عامر فدا پراچہ، جناب اشتیاق احمد مرزا، جناب محمد افضال مرزا، جناب محمد ریاض شاہد، ڈاکٹر اسد معظم، جناب فیض اللہ کموکا، جناب علی حسن رضا قاضی، سید حسن مرتضیٰ، لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، میاں سعود حسن ڈار، حاجی محمد اعجاز، جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، سید مظفر حسین کاظمی، جناب محمد اشرف خان، ڈاکٹر محمد جاوید صدیق، ملک محمد اسحاق بچہ، چودھری محمد شبیر، جناب اعجاز احمد سماں، جناب تنویر اشرف کائرہ، میجر (ر) احسان الٰہی چودھری، جناب طاہر اختر ملک، ملک محمد ارشد جٹ ران، مخدوم سید مختار حسین شاہ، پیر مشتاق احمد شاہ، جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، میاں سیف اللہ اویسی، راؤ اعجاز علی خان، جناب شاہد انجم، میاں محمد اسلم، انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، جناب جاوید حسن گجر، شیخ عزیز اسلم، محترمہ نشاط افزاء، محترمہ صغیرہ اسلام، محترمہ طلعت یعقوب، محترمہ ثمینہ نوید، محترمہ فائزہ احمد، محترمہ نورالنساء ملک، محترمہ نجمی سلیم، محترمہ صبیحہ بیگم، محترمہ صائمہ بخاری محترمہ عذرا بانو، جناب پرویز رفیق، جناب نوید عامر، چودھری اصغر علی گجر، ڈاکٹر سید وسیم اختر، سید احسان اللہ وقاص، جناب محمد وقاص، چودھری محمد شوکت، سید اعجاز حسین بخاری، جناب ارشد محمود بگو، محترمہ طاہرہ منیر اور محترمہ زیب النساء قریشی!

جناب سپیکر: جی، جناب ارشد محمود بگو اپنی کٹوتی کی تحریک پیش کریں۔

جناب ارشد محمود بگو: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"20۔ارب 27کروڑ 49لاکھ 84ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ نمبرPC21013پولیس کو کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ :

"20-ارب 27کروڑ 49لاکھ 84ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ نمبر PC21013پولیس کو کم کرکے ایک روپیہ کر دیا جائے۔"

MINISTER FOR FINANCE: I oppose it.

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ اس کو oppose کرتے ہیں۔ جناب ارشد محمود بگو!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! جب سے ہاؤس ساڑھے تین سال سے بنا ہے اور یہ اسمبلیاں بنی ہیں اس وقت سے لے کر آج تک اس ہاؤس میں سب سے زیادہ تنقید جس ڈیپارٹمنٹ پر کی گئی ہے وہ پولیس ہے اور یہ تنقید کوئی اپوزیشن کی طرف سے نہیں کی گئی یا ان حکومت کے مخالفین کی طرف سے نہیں کی گئی بلکہ اس پر تنقید اور اس پر جو رائے تھی وہ آنریبل ہائی کورٹ نے اور ایک stage پر سپریم کورٹ نے اور ایک دفعہ اس صوبہ کے چیف ایگزیکٹو وزیر اعلیٰ نے خود کی۔ میں یہ ان کی ریفرنس تقریر پڑھوں گا جو انھوں نے پولیس اکیڈمی میں پاسنگ آؤٹ پریڈ پر کی تھی وہ میں تقریر کا ریفرنس بھی دوں گا، وہاں بھی انھوں نے کہا کہ میں نے پولیس کو ہر طریقے سے فنڈز دیئے ہیں اور ہر طریقے سے equip کیا ہے لیکن اس کے باوجود پولیس کا رویہ اور پولیس کا سوسائٹی میں کردار اس طرح کا نہیں ہے کہ میں جس سے مطمئن ہو جاؤں۔ اس لئے ہم نے یہاں یہ کہا تھا کہ آپ 20.50-ارب روپے پولیس کو دے رہے ہیں اور ان سے out put آپ کیا لے رہے ہیں، زیرو۔ یہ ہمارے بھائی ہیں، ہم یہ نہیں کہتے کہ پولیس جو ہے یہ کوئی انڈیا سے آئی ہے یا اس کا انڈیا سے تعلق ہے لہذا اس پر تنقید نہیں ہونی چاہئے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ 2001 کا جو پولیس رولز آرڈر ہے اس کو ہم discuss ہی نہیں کر سکتے۔ اب یہ پولیس میں اصلاحات کیا کر رہے ہیں، یہ کر رہے ہیں کہ ملتان، لاہور، پنڈی اور گوجرانوالہ شہر کو ایک ماڈل پولیس سٹیشن بنانا چاہتے ہیں اور اس میں ایک ٹاؤن آفیسر مقرر کر رہے ہیں جو ڈی۔پی۔او کے under ہو گا۔ ایک vigilance officer مقرر کیا ہے جو ڈی۔ پی۔ او کے under ہو گا اور ایک انھوں نے سی۔ پی۔ او، سپروائزر آفیسر جو ڈی۔ایس۔پی رینک کا آدمی ہو گا یہ مقرر کیا ہے۔ اب basic انھوں نے کیا کیا ہے، basic انھوں نے اس میں یہ کیا ہے کہ جو ایس۔ایچ۔او ہے، چاہئے تو یہ تھا کہ یہ ایس۔ایچ۔او کو مضبوط کرتے، جس کو پولیس رولز میں بتایا گیا ہے کہ کرائمز کو روکنے کی ساری طاقت اور جو سارا محرک ہوتا ہے وہ تھانے کا ایس۔ایچ۔او ہوتا ہے۔ انھوں نے بجائے اس کے کہ ایس۔ایچ۔او کو پولیس فورس دیتے،

اس کوequipments دیتے،اس کو مسلح کرتے اور اس سے کارکردگی مانگتے،انھوں نے اس پر تین ٹاؤن آفیسر لگا دیئے ہیں، سی۔پی۔او،ایک سپر وائزر آفیسر اس پر لگا دیا ہے،ایک اور آفیسر اس پر لگا دیا ہے جو کہ وہاں پر چیکنگ کرے گا،ایس۔ایچ۔او کو کھڈے میں بٹھا دیا ہے اور اس سے کہا ہے کہ تم نے ہلنا نہیں ہے، تم سے ہم نے کوئی کام نہیں لینا،یہ ساری باڈیز جو ہم نے ارد گرد بنائی ہیں یہ کریں گی۔ میرا اس میں مؤقف یہ ہے کہ آپ اخبارات ملاحظہ فرمالیں۔روزانہ کے اخبارات کو دیکھ لیں، پرسوں کے ایک اخبار میں تھا کہ ایک آدمی نے اپنی تین بچیوں کا قتل کیا،وہ تھانے میں گیا،اب پولیس کا کیا کام ہے کہ اس کا چالان تیار کرتی اور اس کو کورٹ کے سپرد کر دیتی،عدالت یہ فیصلہ کرتی کہ اس نے جو جرم کیا ہے کیا اس میں اس کو سزا ملنی چاہئے یا اس کو چھوڑ دینا چاہئے؟ لیکن ہماری تربیت کا اور ہماری پولیس کا یہ کارنامہ دیکھیں کہ جونہی اس آدمی کو پکڑ کر تھانے میں بند کیا گیا تو وہاں پر کانسٹیبل نے گن اٹھا کر اس کو اسی جگہ ختم کر دیا اور پولیس یہ سمجھتی ہے کہ یہ بہت بڑا کارنامہ ہے۔اس طرح تو یہ lawlessness ہے---

محترمہ شمیم اختر:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! چلنے دیں پلیز---جی،فرمائیں! کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

محترمہ شمیم اختر:جناب سپیکر! یہ جس تھانے کا ذکر کر رہے ہیں کہ پولیس والے نے گولی ماری،وہ صرف ایک پولیس والا ہی نہیں تھا بلکہ ایک انسان بھی تھا۔اس کے انسانی جذبات جاگے، جس نے تین معصوم بچیوں کے گلے کاٹ کر ان کو مار ڈالا،وہ صرف ایک پولیس والا ہی نہیں تھا،ایک انسان بھی تھا،اس کے انسانی جذبات کی وجہ سے یہ سرزد ہوا۔

جناب سپیکر:جی، شکریہ۔جی، بگو صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ ہماری ویسے بدقسمتی ہے کہ ایسی خواتین ہم میں بیٹھی ہیں---

جناب سپیکر: آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب ارشد محمود بگو:جناب سپیکر! میں کر رہا ہوں۔وہ فرما رہی ہیں کہ اس نے بڑا رحم کیا ہے،اس نے بڑی مہربانی کی ہے کہ اس کے دل میں رحم پیدا ہوا۔پھر تو سوسائٹی میں ہر آدمی کو یہ حق مل جانا چاہئے کہ جس کے ساتھ کوئی زیادتی ہو،اس کو گن پکڑ کر اسی وقت اس کو اپنے دشمن کو یا جس نے

اس کے ساتھ زیادتی کی اس کو اس سے قتل کر دینا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں اپنی تقریر کی طرف آتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب خود پولیس اکیڈمی میں گئے۔ وہاں پر انھوں نے تقریر کی۔ آج ان کی مہربانی ہے کہ وہ یہاں پر تشریف فرما ہیں، انھوں نے کہا کہ جتنے وسائل آپ نے مانگے میں نے پولیس کو دیئے ہیں لیکن آپ وہ رزلٹ مجھے نہیں دے رہے اور یہ رزلٹ کبھی بھی آپ کو نہیں ملے گا۔ یہ نہیں کہ اس ملک میں پولیس کو ٹھیک نہیں کیا جا سکتا۔ پولیس ٹھیک ہو سکتی ہے۔ ہائی کورٹ کے فل بنچ نے پچھلے دنوں آپ نے اخباروں میں پڑھا ہو گا کہ ایک بنچ نے وہاں پر کہا کہ اس سوسائٹی میں کرائم ختم ہو سکتا ہے اگر ہم پولیس ڈیپارٹمنٹ کو اس ملک سے ختم کر دیں۔ آج ہی جرائم کا یہ سارا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اتنی بڑی رقم 20.50۔ارب روپے آپ نے پولیس ڈیپارٹمنٹ کو امن وامان کے لئے دی ہے لیکن اس کا رزلٹ آپ روز اخبارات میں پڑھتے ہیں۔ روز لوگ چیخ رہے ہیں، کوئی شریف آدمی تھانے جانے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ کوئی آدمی اگر درخواست دیتا ہے کہ اس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، وہ تھانے جاتا ہے تو اس کے ساتھ مجرموں سے بھی زیادہ برا سلوک کیا جاتا ہے تو میں آپ کی وساطت سے حکومت سے یہ درخواست کروں گا کہ ٹھیک ہے، حکومت کا یہ فرض ہوتا ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو کنٹرول کرے، یہ سٹیٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کو جان ومال کا تحفظ دے لیکن اس کے لئے ہمیں کوئی ایسا سسٹم وضع کرنا پڑے گا، میں سمجھتا ہوں کہ اس میں اسمبلی کو involve کرنا پڑے گا اور اسمبلی اس پر discussion کرے کہ یہ جو 20.50۔ارب روپے ہم نے اس پولیس ڈیپارٹمنٹ کو دیئے ہیں اس کا کوئی رزلٹ ان سے مہینے میں یا دو مہینے میں مانگے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو پیسے ہیں یہ ان کو دینے چاہئیں ورنہ نہیں دینے چاہئیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ یہ جو میں نے مطالبہ زر میں کٹوتی کی ہے اس میں یہ کٹوتی فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ رانا صاحب! آپ تو نہیں اس پر بات کرنا چاہ رہے؟۔۔۔ جی، رانا مشہود احمد خان صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! جس طرح کل فیصلہ ہوا تھا کہ جو دوست جنرل بجٹ میں۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن نام میں تو تمام پکاروں گا ناں۔

رانا ثناء اللہ خان: آپ کو ہم نے نام دے دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ نے نام دے دیئے ہیں لیکن میں نے نام تو یہ پکارنے ہیں جو کٹ موشنز میں ہیں۔۔۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! جب اس میں ایک understanding ہو گئی ہے۔ کل مزاری صاحب اس وقت اجلاس preside کر رہے تھے۔ جن دوستوں کو جنرل ڈسکشن میں موقع نہیں ملا تو ہم نے یہ decide کیا تھا کہ اس میں شفقت عباسی صاحب ہیں، راجہ ریاض صاحب ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی پھر یہ decide ہوا کہ نام میں نہیں پکاروں گا اور آپ کی طرف سے نام آئے ہیں، ارشد بگو صاحب تو تقریر کر چکے ہیں، راجہ ریاض صاحب ہیں، حسن مرتضیٰ صاحب ہیں، شفقت عباسی صاحب ہیں، چودھری اصغر علی گجر صاحب ہیں اور چودھری مشتاق احمد صاحب ہیں۔

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! میرا نام بھی اس میں شامل کر لیں۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! میرا نام بھی اس میں شامل کر لیں۔

جناب سپیکر: مسز نجمی سلیم صاحبہ!۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں۔ راجہ ریاض احمد صاحب!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ بنیادی طور پر پولیس کا کام جرائم کو روکنا اور امن وامان کو بحال رکھنا ہے۔ ہماری بدقسمتی ہے، ہم اس پٹری پر چل پڑے ہیں کہ پولیس کو زیادہ سے زیادہ فنڈز دے کر ہم جرائم پر قابو پا سکتے ہیں۔ پوری دنیا میں پولیس کو زیادہ فنڈز دینے کی بجائے تعلیم پر سب سے زیادہ فنڈز خرچ کئے جاتے ہیں تاکہ لوگ تعلیم حاصل کریں، ان میں شعور آئے، لوگوں کو روزگار ملے اور وہ جرائم میں حصہ نہ لیں۔ اس حکومت نے یہ سمجھا، ان کے دانشوروں نے مل بیٹھ کر مشورہ کر کے یہ فیصلہ کیا کہ اگر ہم پولیس کو زیادہ فنڈز مہیا کریں گے تو جرائم پر قابو پایا جا سکتا ہے جبکہ میں یہ سمجھتا ہوں پولیس کو فنڈز زیادہ دینے سے جرائم پر قابو نہیں پایا جا سکتا۔ اگر جرائم پر قابو پانا ہے تو لوگوں کو تعلیم دیں، لوگوں کو شعور دیں اور لوگوں کو روزگار دیں۔ اس حکومت نے تعلیم سے بھی دگنے پیسے محکمہ پولیس کے لئے رکھ دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کو سن کر حیرانی ہو گی کہ سول سیکرٹریٹ میں ایک جمنیزیم بنانے کے لئے ایک کروڑ 60 لاکھ روپے رکھ دیئے گئے ہیں۔ اب اگلے سال میں سی پی او لاہور میں جمنیزیم کے لئے دو کروڑ روپے رکھ دیئے جائیں گے حالانکہ یہ صاحب 11 بجے دفتر آتے ہیں۔ ایک پیالی کافی کی پیتے ہیں، ایک سگار پیتے ہیں، دو چار دوستوں کو فون کرتے ہیں اور پھر کسی دوست کے ساتھ لنچ پر

چلے جاتے ہیں۔ جناب! ان کو جمنیزیم کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے؟ ان کے جمنیزیم کے لئے ایک کروڑ 60 لاکھ روپے کیوں رکھے گئے ہیں؟ اب جبکہ سول سیکرٹریٹ میں جمنیزیم کے لئے ایک کروڑ 60 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں تو ظاہر ہے کہ پولیس بھی کہے گی کہ ہم نے سی پی او میں جمنیزیم بنانا ہے۔ اگر سول سیکرٹریٹ میں جمنیزیم بنا ہے تو پھر بہت ضروری ہو گیا ہے کہ اب سی پی او میں بھی جمنیزیم بنے۔ اس کے بعد پھر یہ کہیں کہ جی ہم نے سی پی او میں swimming پول بنانا ہے۔ اس کے بعد کہیں گے کہ ہم نے سی پی او میں بلیئرڈ کلب بھی بنانا ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ فنڈز دینے سے مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ اگر آپ اتنے فنڈز دے دیں کہ آٹھ کروڑ عوام میں سے چار کروڑ لوگوں کو پولیس میں بھرتی کر لیں اور ہر ایک آدمی کی حفاظت پر ایک سپاہی لگا دیں، پھر تو مانا جا سکتا ہے کہ شاید crime رک جائے لیکن اگر ایک سو، دو سو یا پانچ سو آدمیوں کی نگرانی کے لئے ایک سپاہی ہو گا تو پھر آپ چاہے جتنا مرضی فنڈز دے دیں وہ crime کو نہیں روک سکتے۔

جناب سپیکر! اب انھوں نے تھانوں میں ڈی ایس پی انچارج بنائے ہیں۔ تھانوں میں ڈی ایس پی لگنے کے بعد وارداتوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے، کمی نہیں ہوئی۔ اس ملک کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں آج تک کبھی تھانے میں پولیس مقابلہ نہیں ہوا۔ میں موجودہ حکمرانوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انھوں نے پرسوں تھانے کی حوالات کے اندر پولیس مقابلہ کروا دیا ہے۔ یہ پولیس والے واقعی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ فنڈز بڑھانے سے پولیس والوں نے بڑی کارکردگی دکھائی ہے کہ سڑکوں پر تو ڈاکو عوام کو لوٹ رہے ہیں لیکن یہ تھانوں میں پولیس مقابلے کروا رہے ہیں۔

جناب والا! جنوری سے مارچ تک تین مہینوں میں ڈکیتیوں میں 20 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ چوری کی وارداتوں میں 80 فیصد اضافہ ہوا ہے اور ان تین مہینوں میں لاہور شہر میں 56 قتل ہوئے۔ 132 کاریں لاہور شہر میں ان تین مہینوں میں چوری کی گئیں۔ اقدام قتل کے 124 واقعات ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمارے لاہور کے جو عوامی نمائندگان ہیں، لاہور سے جو ہمارے وزراء ہیں میں انھیں مبارکباد دوں گا کہ ان تین مہینوں میں لاہور شہر crime کے لحاظ سے پورے صوبے میں first آیا ہے۔ میں فیصل آباد کے عوامی نمائندگان کو بھی مبارکباد دینا ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ وہ crime میں دوسرے نمبر پر آئے ہیں۔ اسی طرح ملتان کے تمام نمائندوں کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کیونکہ وہ اس کارنامے میں third آئے ہیں۔

جناب سپیکر! اس وقت صوبہ پنجاب میں 6040 اشتہاری ملزمان ہیں، وہ دندناتے پھر رہے ہیں، انھیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ اس طریقے سے آپ پولیس کو جتنے مرضی فنڈز دے دیں crime پر قابو نہیں پایا جا سکتا۔ اگر crime پر قابو پانا ہے تو لوگوں کو ایجوکیشن دیں۔ اس بحث کا اصل فائدہ تو یہ ہے کہ ابھی یہاں کہا جائے کہ یہ تجویز ٹھیک ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب خود پولیس اکیڈمی میں تشریف لے گئے اور وہاں پر انھوں نے کہا کہ میں نے اپنی بھرپور کوشش کی ہے کہ پولیس کو زیادہ سے زیادہ فنڈز دیئے جائیں لیکن مجھے انتہائی دکھ ہے کہ جو کارکردگی میں محکمہ پولیس سے چاہتا تھا وہ مجھے نہیں مل سکی تو میری موجودہ حکمرانوں سے یہ گزارش ہو گی کہ لوگوں کو شعور دیں جس طرح ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے دیا۔ لوگوں کو ایجوکیشن دیں جس طرح محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے دی اور لوگوں کو روزگار دیں اسی سے بہتری آ سکتی ہے۔

جناب سپیکر: حسن مرتضیٰ صاحب!۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں۔ شفقت خان عباسی صاحب!

جناب فیاض الحسن چوہان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چوہان صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ جی، فرمائیے !

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! ابھی ایک فاضل ممبر نے یہاں کہا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کی طرح یہاں پر روزگار دیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ 1985 سے لے کر 1999 تک کی تاریخ شاہد ہے کہ ان 14 سالوں میں تقریباً 10 سال روزگار پر، نوکریوں پر پابندی رہی ہے۔ یہاں بے نظیر بھٹو دو دفعہ اور نواز شریف صاحب دو مرتبہ وزیر اعظم بنے۔ لوگ ایم اے کی ڈگریاں لے کر در بدر پھرتے تھے لیکن انھیں نوکریاں نہیں ملتی تھیں۔ (قطع کلامیاں، شور وغل)

اور پھر اسی ملک کی تاریخ شاہد ہے کہ ایک وزیر اعظم نے ایم اے پاس لڑکوں کے ہاتھوں میں ٹیکسیاں دیں، ان کو باعزت روزگار دینے کی بجائے انھیں ٹیکسیاں دے کر گلیوں اور محلوں کے اندر کھجل کیا اور دوسری طرف قائد پنجاب چودھری پرویز الٰہی کا کارنامہ ساڑھے تین سالوں میں یہ ہے کہ 35 لاکھ بے روزگار لوگوں کو روزگار کے مواقع مہیا کئے گئے۔ یہ کس منہ سے کہتے ہیں کہ بے نظیر بھٹو کی طرح روزگار دیا جائے۔ انھوں نے تو لوگوں کا روزگار چھینا تھا، انھوں نے لوگوں کو ننگا کیا تھا۔ آج یہ کس منہ سے کہتے ہیں کہ یہاں پر بے نظیر بھٹو، ذوالفقار علی بھٹو کی طرح لوگوں کو روزگار اور عزت دی جائے۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: رانا صاحب چلنے دیں، آپ پلیز چلنے دیں۔ یہ تو لمبی بحث چھڑ جائے گی۔ جی، راجہ شفقت عباسی صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ہمیں ٹائم دیں، ہم یہ قطعاً برداشت نہیں کر سکتے کہ ہمارے لیڈرز کے خلاف اس طرح کی بات کی جائے۔ آپ نے ان کو وقت دیا کہ ہمارے لیڈر کے خلاف بات کریں۔ ہمیں بھی بات کرنے، جواب دینے کا حق حاصل ہے۔ اگر یہ ہمارے لیڈر پر اعتراض کر سکتے ہیں تو پھر ہم بھی انھیں بتائیں گے کہ چودھری پرویز الٰہی کیا ہے۔ یہ ہم قطعاً برداشت نہیں کریں گے۔ جب اس ملک میں آئین نہیں تھا تو یہ ذوالفقار علی بھٹو تھے جنھوں نے اس ملک میں آئین دیا۔ یہ لوگ جو آج ڈیسک بجا رہے ہیں یہ نواز شریف کے لئے بھی ایسے ہی ڈیسک بجاتے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز! شاہ صاحب! تشریف رکھیں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! مجھے بتائیں کہ اس ملک میں آئین کہاں تھا؟ آئین اس وقت آیا جب ذوالفقار علی بھٹو برسر اقتدار تھے ورنہ تو اس ملک کا آئین بھی نہیں تھا۔ اس ملک کی بقا کے لئے ذوالفقار علی بھٹو نے deterrent دیا۔ یہ بتائیں کہ اٹامک انرجی جس سے آج آپ بھی مستفید ہو رہے ہیں۔ یہ کس نے دیا؟

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! تشریف رکھیں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! یہ کس منہ سے بات کرتے ہیں۔ یہ اپنا کردار دیکھیں؟ یہ کون سی پارٹی سے منتخب ہو کر آئے اور آج کدھر بیٹھے ہوئے ہیں؟ یہ کس منہ سے بات کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔ شاہ صاحب تشریف رکھیں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! اگر آپ ان کو اجازت دیں گے تو پھر ہم بھی بات کریں گے۔

جناب سپیکر: پلیز! تشریف رکھیں۔ جناب شفقت عباسی!

وزیر زرعی مارکیٹنگ: پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: پوائنٹ آف آرڈر۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ اس طرح تو لمبی بحث چھڑ جائے گی۔ پلیز! تشریف رکھیں۔ میں ابھی کسی کو ٹائم نہیں دے رہا۔ کیانی صاحب آپ بھی تشریف رکھیں۔ جی، شفقت عباسی صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ نامناسب ہے مجھے بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ کیا کر رہے ہیں؟ ابھی کوئی discussion تو نہیں کروانی۔

رانا آفتاب احمد خان: مجھے بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: میں ٹائم نہیں دوں گا۔ رانا صاحب! پلیز! تشریف رکھیں۔ شاہ صاحب نے کافی بات کر لی۔ وہی باتیں بار بار ہوتی ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کا موقع دیں ورنہ ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ شفقت عباسی صاحب! آپ بات شروع کریں۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے تمام اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: ناظم شاہ صاحب! آپ نے بات بھی کر لی ہے اور واک آؤٹ بھی کر رہے ہیں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! ایسے چمچے اور بھی اکٹھے کر لیں تاکہ پرویز الہیٰ صاحب کے لئے ڈیسک بجا سکیں۔ ان کی عزت بنا سکیں۔

جناب سپیکر: جی، عباسی صاحب!

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: چوہان صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ چوہان صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔

(اپوزیشن کی طرف سے گو لوٹے گو کے نعرے اور جناب فیاض الحسن چوہان
اور اپوزیشن کے اراکین کی آپس میں تلخ کلامی)

جناب سپیکر: جناب شفقت عباسی صاحب تشریف فرما نہیں ہیں۔ چودھری مشتاق احمد صاحب۔ وہ بھی تشریف فرما نہیں ہیں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی،قاسم نون صاحب!پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ: جناب سپیکر!ہم دیکھ رہے تھے کہ صبح سے کارروائی چل رہی تھی لیکن افسوسناک پہلو یہ ہے کہ جس طرح اپوزیشن نےbehave کیا ہے اسے ہمارے قلم کے دوست بھی دیکھ رہے ہیں۔بالخصوص سید ناظم حسین شاہ صاحب کے رویے اور انھوں نے جو گفتگو کی ہے ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔یہ راتوں کو آکر ملتے ہیں لیکن صبح یہاں پر غلیظ گفتگو کرتے ہیں۔

(حکومتی بنچز کی طرف سے شیم شیم کے نعرے)

جناب سپیکر:جی، شکریہ۔چودھری مشتاق احمد صاحب۔تشریف فرمانہیں ہیں۔چودھری اصغر علی گجر صاحب!۔۔۔وہ بھی تشریف فرمانہیں ہیں۔مسز نجمی سلیم صاحبہ!۔۔۔وہ بھی تشریف فرمانہیں ہیں۔چودھری اعجاز احمد صاحب!۔۔۔وہ بھی تشریف فرمانہیں ہیں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہیلتھ:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:اب میں ارشد محمود بگو صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ اپنی کٹوتی کی تحریک پیش کریں۔بگو صاحب بھی تشریف فرمانہیں ہیں۔آرڈر پلیز۔

اب سوال یہ ہے کہ:

''20۔ارب27کروڑ 49لاکھ 84ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ نمبرPC21013پولیس کو کم کرکے ایک روپیہ کر دیا جائے۔''

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

''ایک رقم جو20۔ارب27کروڑ49لاکھ84ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2007 کو ختم ہونے والے مالی سال07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد''پولیس'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر:اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبرPC-21018پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC-21018

وزیر خزانہ:میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو2۔ارب 48کروڑ 12لاکھ 72ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2007کو ختم ہونے والے مالی سال07-2006کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوائے دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر:یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو2۔ارب 48کروڑ 12لاکھ 72ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2007کو ختم ہونے والے مالی سال07-2006کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوائے دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

مطالبہ زر نمبرPC-21018میں کٹوتی کی تحریک مندرج ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔رانا ثناء اللہ خان، رانا مشہود احمد خان، چودھری محمد شفیق انور، شیخ اعجاز احمد، ڈاکٹر اسد اشرف، راجہ محمد علی، ملک محمد اقبال چنڑ، راجہ ارشد محمود، چودھری محمد ایاز، ملک ابرار احمد، جناب محمد نواز ملک، جناب عمران اشرف، جناب بلال یٰسین، جناب محمد آجاسم شریف، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، مہر اشتیاق احمد، چودھری عبدالغفور خان، رانا تجمل حسین، جناب محمد افضل کھوکھر، جناب افضل سلطان ڈوگر، چودھری شجاعت حیدر گجر، میاں یاور زمان، بابو نفیس احمد انصاری، ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر، مہر اعجاز احمد اچلانہ، جناب کامران مائیکل، محترمہ فرزانہ راجہ، محترمہ پروین مسعود بھٹی، محترمہ افشاں فاروق، محترمہ خالدہ منصور، محترمہ نگہت پروین میر، محترمہ شہناز سلیم، محترمہ عابدہ جاوید، جناب قاسم ضیاء، رانا آفتاب احمد خان، جناب سمیع اللہ خان، سید ناظم حسین شاہ، چودھری زاہد پرویز، جناب جہانزیب امتیاز گل، جناب محمد یار موکا، راجہ ریاض احمد، محترمہ عظمیٰ

زاہد بخاری، محترمہ فرزانہ راجہ، ڈاکٹر نادیہ عزیز، ملک اصغر علی قیصر، راجہ محمد شفقت خان عباسی، راجہ محمد طارق کیانی، بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن، جناب عامر فدا پراچہ، جناب اشتیاق احمد مرزا، جناب محمد افضال مرزا، جناب محمد ریاض شاہد، ڈاکٹر اسد معظم، جناب فیض اللہ کموکا، جناب علی حسن رضا قاضی، سید حسن مرتضٰی، لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، میاں سعود حسن ڈار، حاجی محمد اعجاز، جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، سید مظفر حسین کاظمی، جناب محمد اشرف خان، ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، ملک محمد اسحاق بچہ، چودھری محمد شبیر، جناب اعجاز احمد سماں، جناب تنویر اشرف کائرہ، میجر (ریٹائرڈ) احسان الٰہی چودھری، جناب طاہر اختر ملک، ملک محمد ارشد جٹ راں، مخدوم سید مختار حسین شاہ، پیر مشتاق احمد شاہ، جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، میاں سیف اللہ اویسی، راؤ اعجاز علی خان، جناب شاہد انجم، میاں محمد اسلم، انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، جناب جاوید حسن گجر، شیخ عزیز اسلم، محترمہ نشاط افزاء، محترمہ صغیرہ اسلام، محترمہ طلعت یعقوب، محترمہ ثمینہ نوید، محترمہ فائزہ احمد، محترمہ نورالنساء ملک، محترمہ نجمی سلیم، محترمہ صبیحہ بیگم، محترمہ صائمہ بخاری، محترمہ عذرا بانو، جناب پرویز رفیق، جناب نوید عامر، چودھری اصغر علی گجر، ڈاکٹر سید وسیم اختر، سید احسان اللہ وقاص، جناب محمد وقاص، چودھری محمد شوکت، سید اعجاز حسین بخاری، جناب ارشد محمود بگو، محترمہ طاہرہ منیر، محترمہ زیب النساء قریشی!

رانا ثناء اللہ خان یا ان کے علاوہ کوئی بھی ممبر اپنی کٹوتی کی تحریک پیش کریں۔ ان میں سے کوئی بھی تشریف فرما نہیں ہیں۔

چونکہ کٹوتی کی یہ تحریک put ہی نہیں ہوئی اس لئے میں اب question put کرتا ہوں۔

اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 2۔ ارب 48 کروڑ 12 لاکھ 72 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال 07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوائے دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21015 پیش کریں گے۔

مطالبہ زر نمبرPC-21015

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

''ایک رقم جو13۔ارب66کروڑ60لاکھ 90ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال07-2006کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''تعلیم'' برداشت کرنے پڑیں گے۔''

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ

''ایک رقم جو13۔ارب66کروڑ60لاکھ 90ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال07-2006کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''تعلیم'' برداشت کرنے پڑیں گے۔''

مطالبہ زر نمبرPC-21015میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔رانا ثناء اللہ خان، رانا مشہود احمد خان، چودھری محمد شفیق انور، شیخ اعجاز احمد، ڈاکٹر اسد اشرف، راجہ محمد علی، ملک محمد اقبال چنڑ، راجہ ارشد محمود، چودھری محمد ایاز، ملک ابرار احمد، جناب محمد نواز ملک، جناب عمران اشرف، جناب بلال یٰسین، جناب محمد آجاسم شریف، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، مہر اشتیاق احمد، چودھری عبدالغفور خان، رانا تجمل حسین، جناب محمد افضل کھوکھر، جناب افضل سلطان ڈوگر، چودھری شجاعت حیدر گجر، میاں یاور زمان، بابو نفیس احمد انصاری، ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر، مہر اعجاز احمد اچلانہ، جناب کامران مائیکل، محترمہ فرزانہ راجہ، محترمہ پروین مسعود بھٹی، محترمہ افشاں فاروق، محترمہ خالدہ منصور، محترمہ نگہت پروین میر، محترمہ شہناز سلیم، محترمہ عابدہ جاوید، جناب قاسم ضیاء، رانا آفتاب احمد خان، جناب سمیع اللہ خان، سید ناظم حسین شاہ، چودھری زاہد پرویز، جناب جہانزیب امتیاز گل، جناب محمد یار موکا، راجہ ریاض احمد، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، محترمہ فرزانہ راجہ، ڈاکٹر نادیہ عزیز، ملک اصغر علی قیصر، راجہ محمد شفقت خان عباسی، راجہ محمد طارق کیانی، بریگیڈئر (ریٹائرڈ) محمد حسن، جناب عامر فدا پراچہ، جناب اشتیاق احمد مرزا،

جناب محمد افضال مرزا، جناب محمد ریاض شاہد، ڈاکٹر اسد معظم، جناب فیض اللہ کموکا، جناب علی حسن رضا قاضی، سید حسن مرتضٰی، لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، میاں سعود حسن ڈار، حاجی محمد اعجاز، جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، سید مظفر حسین کاظمی، جناب محمد اشرف خان، ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، ملک محمد اسحاق بچہ، چودھری محمد شبیر، جناب اعجاز احمد سماں، جناب تنویر اشرف کائرہ، میجر (ریٹائرڈ) احسان الٰہی چودھری، جناب طاہر اختر ملک، ملک محمد ارشد جٹ راں، مخدوم سید مختار حسین شاہ، پیر مشتاق احمد شاہ، جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، میاں سیف اللہ اویسی، راؤ اعجاز علی خان، جناب شاہد انجم، میاں محمد اسلم، انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، جناب جاوید حسن گجر، شیخ عزیز اسلم، محترمہ نشاط افزاء، محترمہ صغیرہ اسلام، محترمہ طلعت یعقوب، محترمہ ثمینہ نوید، محترمہ فائزہ احمد، محترمہ نورالنساء ملک، محترمہ نجمی سلیم، محترمہ صبیحہ بیگم، محترمہ صائمہ بخاری، محترمہ عذرا بانو، جناب پرویز رفیق، جناب نوید عامر، چودھری اصغر علی گجر، ڈاکٹر سید وسیم اختر، سید احسان اللہ وقاص، جناب محمد وقاص، چودھری محمد شوکت، سید اعجاز حسین بخاری، جناب ارشد محمود بگو، محترمہ طاہرہ منیر، محترمہ زیب النساء قریشی!

رانا ثناء اللہ خان یا کوئی بھی معزز رکن اپنی کٹوتی کی تحریک پیش کر سکتے ہیں چونکہ کوئی بھی معزز رکن کٹوتی کی تحریک پیش کرنا نہیں چاہ رہا اس لئے میں اب question put کرتا ہوں۔

اب سوال یہ ہے کہ

"ایک رقم جو 13۔ارب 66 کروڑ 60 لاکھ 90 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال 07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-13049 پیش کریں گے۔

مطالبہ زر نمبرPC-13049

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو2۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال 07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مقامی حکومت خود مختار ادارہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو2۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال 07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مقامی حکومت خود مختار ادارہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

مطالبہ زر نمبرPC-13049 میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔رانا ثناء اللہ خان، رانا مشہود احمد خان، چودھری محمد شفیق انور، شیخ اعجاز احمد، ڈاکٹر اسد اشرف، راجہ محمد علی، ملک محمد اقبال چنڑ، راجہ ارشد محمود، چودھری محمد ایاز، ملک ابرار احمد ،جناب محمد نواز ملک، جناب عمران اشرف، جناب بلال یٰسین، جناب محمد آ جاسم شریف، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، مہر اشتیاق احمد، چودھری عبدالغفور خان، رانا تجمل حسین، جناب محمد افضل کھوکھر، جناب افضل سلطان ڈوگر، چودھری شجاعت حیدر گجر، میاں یاورزمان، بابو نفیس احمد انصاری، ڈاکٹر نذیر احمد مٹھوڈوگر، مہر اعجاز احمد اچلانہ، جناب کامران مائیکل، محترمہ فرزانہ راجہ، محترمہ پروین مسعود بھٹی، محترمہ افشاں فاروق، محترمہ خالدہ منصور، محترمہ نگہت پروین میر، محترمہ شہناز سلیم، محترمہ عابدہ جاوید، جناب قاسم ضیاء، رانا آفتاب احمد خان، جناب سمیع اللہ خان، سید ناظم حسین شاہ، چودھری زاہد پرویز، جناب جہانزیب امتیاز گل، جناب محمد یار موکا، راجہ ریاض احمد، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، محترمہ فرزانہ راجہ، ڈاکٹر نادیہ عزیز، ملک اصغر علی قیصر، راجہ محمد شفقت خان عباسی، راجہ محمد طارق کیانی، بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد حسن، جناب عامر فدا پراچہ، جناب اشتیاق احمد مرزا،

جناب محمد افضال مرزا، جناب محمد ریاض شاہد، ڈاکٹر اسد معظم، جناب فیض اللہ کموکا، جناب علی حسن رضا قاضی، سید حسن مرتضٰی، لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، میاں سعود حسن ڈار، حاجی محمد اعجاز، جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، سید مظفر حسین کاظمی، جناب محمد اشرف خان، ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، ملک محمد اسحاق بچہ، چودھری محمد شبیر، جناب اعجاز احمد سماں، جناب تنویر اشرف کائرہ، میجر (ریٹائرڈ) احسان الٰہی چودھری، جناب طاہر اختر ملک، ملک محمد ارشد جٹ راں، مخدوم سید مختار حسین شاہ، پیر مشتاق احمد شاہ، جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، میاں سیف اللہ اویسی، راؤ اعجاز علی خان، جناب شاہد انجم، میاں محمد اسلم، انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، جناب جاوید حسن گجر، شیخ عزیز اسلم، محترمہ نشاط افزاء، محترمہ صغیرہ اسلام، محترمہ طلعت یعقوب، محترمہ ثمینہ نوید، محترمہ فائزہ احمد، محترمہ نورالنساء ملک، محترمہ نجمی سلیم، محترمہ صبیحہ بیگم، محترمہ صائمہ بخاری، محترمہ عذرا بانو، جناب پرویز رفیق، جناب نوید عامر، چودھری اصغر علی گجر، ڈاکٹر سید وسیم اختر، سید احسان اللہ وقاص، جناب محمد وقاص، چودھری محمد شوکت، سید اعجاز حسین بخاری، جناب ارشد محمود بگو، محترمہ طاہرہ منیر، محترمہ زیب النساء قریشی!

رانا ثناء اللہ خان یا ان کی طرف سے کوئی بھی ممبر کٹوتی کی تحریک پیش کر سکتا ہے کیونکہ کوئی بھی معزز رکن کٹوتی کی تحریک پیش کرنا نہیں چاہ رہا لہذا میں question put کرتا ہوں۔

اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 2۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال 2006-07 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مقامی حکومت خود مختار ادارہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21016 پیش کریں گے۔

مطالبہ زر نمبر PC-21016

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

ایک رقم جو 6۔ارب 4 کروڑ 71 لاکھ 34ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال 07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد خدمات ''صحت'' برداشت کرنے پڑیں گے۔''

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

ایک رقم جو 6۔ارب 4 کروڑ 71 لاکھ 34ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال 07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد خدمات ''صحت'' برداشت کرنے پڑیں گے۔''

مطالبہ زر نمبر PC-21016 میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ رانا ثناء اللہ خان، رانا مشہود احمد خان، چودھری محمد شفیق انور، شیخ اعجاز احمد، ڈاکٹر اسد اشرف، راجہ محمد علی، ملک محمد اقبال چنڑ، راجہ ارشد محمود، چودھری محمد ایاز، ملک ابرار احمد، جناب محمد نواز ملک، جناب عمران اشرف، جناب بلال یٰسین، جناب محمد آ جاسم شریف، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، مہر اشتیاق احمد، چودھری عبدالغفور خان، رانا تجمل حسین، جناب محمد افضل کھوکھر، جناب افضل سلطان ڈوگر، چودھری شجاعت حیدر گجر، میاں یاور زمان، بابو نفیس احمد انصاری، ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر، مہر اعجاز احمد اچلانہ، جناب کامران مائیکل، محترمہ فرزانہ راجہ، محترمہ پروین مسعود بھٹی، محترمہ افشاں فاروق، محترمہ خالدہ منصور، محترمہ نگہت پروین میر، محترمہ شہناز سلیم، محترمہ عابدہ جاوید، جناب قاسم ضیاء، رانا آفتاب احمد خان، جناب سمیع اللہ خان، سید ناظم حسین شاہ، چودھری زاہد پرویز، جناب جہانزیب امتیاز گل، جناب محمد یار موکا، راجہ ریاض احمد، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، محترمہ فرزانہ راجہ، ڈاکٹر نادیہ عزیز، ملک اصغر علی قیصر، راجہ محمد شفقت خان عباسی، راجہ محمد طارق کیانی، بریگیڈئر (ریٹائرڈ) محمد حسن، جناب عامر فدا پراچہ، جناب اشتیاق احمد مرزا، جناب محمد افضال مرزا، جناب محمد ریاض شاہد، ڈاکٹر اسد معظم، جناب فیض اللہ کموکا، جناب علی حسن رضا قاضی، سید حسن مرتضیٰ، لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، میاں سعود حسن ڈار، حاجی محمد

اعجاز، جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، سید مظفر حسین کاظمی، جناب محمد اشرف خان، ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، ملک محمد اسحاق بچہ، چودھری محمد شبیر، جناب اعجاز احمد سماں، جناب تنویر اشرف کائرہ، میجر (ریٹائرڈ) احسان الٰہی چودھری، جناب طاہر اختر ملک، ملک محمد ارشد جٹ راں، مخدوم سید مختار حسین شاہ، پیر مشتاق احمد شاہ، جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، میاں سیف اللہ اویسی، راؤ اعجاز علی خان، جناب شاہد انجم، میاں محمد اسلم، انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، جناب جاوید حسن گجر، شیخ عزیز اسلم، محترمہ نشاط افزاء، محترمہ صغیرہ اسلام، محترمہ طلعت یعقوب، محترمہ ثمینہ نوید، محترمہ فائزہ احمد، محترمہ نورالنساء ملک، محترمہ نجمی سلیم، محترمہ صبیحہ بیگم، محترمہ صائمہ بخاری، محترمہ عذرا بانو، جناب پرویز رفیق، جناب نوید عامر، چودھری اصغر علی گجر، ڈاکٹر سید وسیم اختر، سید احسان اللہ وقاص، جناب محمد وقاص، چودھری محمد شوکت، سید اعجاز حسین بخاری، جناب ارشد محمود بگو، محترمہ طاہرہ منیر، محترمہ زیب النساء قریشی!

رانا ثناء اللہ خان یا ان کی طرف سے کوئی بھی ممبر کٹوتی کی تحریک پیش کر سکتا ہے کیونکہ کوئی بھی معزز رکن کٹوتی کی تحریک پیش کرنا نہیں چاہ رہا لہذا میں question put کرتا ہوں۔

اب سوال یہ ہے کہ:

ایک رقم جو 6۔ارب 4 کروڑ 71 لاکھ 34ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال 07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد خدمات ''صحت'' برداشت کرنے پڑیں گے۔''

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21009 پیش کریں گے۔

مطالبہ زر نمبر PC-21009

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

''ایک رقم جو 6۔ارب 13 کروڑ 11 لاکھ 45ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال 07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے

قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''آبپاشی و بحالی اراضی'' برداشت کرنے پڑیں گے۔''

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

''ایک رقم جو 6۔ارب 13 کروڑ 11 لاکھ 45ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال 07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''آبپاشی و بحالی اراضی'' برداشت کرنے پڑیں گے۔''

مطالبہ زر نمبر PC-21009 میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ رانا ثناء اللہ خان، رانا مشہود احمد خان، چودھری محمد شفیق انور، شیخ اعجاز احمد، ڈاکٹر اسد اشرف، راجہ محمد علی، ملک محمد اقبال چنڑ، راجہ ارشد محمود، چودھری محمد ایاز، ملک ابرار احمد، جناب محمد نواز ملک، جناب عمران اشرف، جناب بلال یٰسین، جناب محمد آ جاسم شریف، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن، مہر اشتیاق احمد، چودھری عبدالغفور خان، رانا تجمل حسین، جناب محمد افضل کھوکھر، جناب افضل سلطان ڈوگر، چودھری شجاعت حیدر گجر، میاں یاور زمان، بابو نفیس احمد انصاری، ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر، مہر اعجاز احمد اچلانہ، جناب کامران مائیکل، محترمہ فرزانہ راجہ، محترمہ پروین مسعود بھٹی، محترمہ افشاں فاروق، محترمہ خالدہ منصور، محترمہ نگہت پروین میر، محترمہ شہناز سلیم، محترمہ عابدہ جاوید، جناب قاسم ضیاء، رانا آفتاب احمد خان، جناب سمیع اللہ خان، سید ناظم حسین شاہ، چودھری زاہد پرویز، جناب جہانزیب امتیاز گل، جناب محمد یار موکا، راجہ ریاض احمد، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، محترمہ فرزانہ راجہ، ڈاکٹر نادیہ عزیز، ملک اصغر علی قیصر، راجہ محمد شفقت خان عباسی، راجہ محمد طارق کیانی، بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد حسن، جناب عامر فدا پراچہ، جناب اشتیاق احمد مرزا، جناب محمد افضال مرزا، جناب محمد ریاض شاہد، ڈاکٹر اسد معظم، جناب فیض اللہ کموکا، جناب علی حسن رضا قاضی، سید حسن مرتضیٰ، لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)، میاں سعود حسن ڈار، حاجی محمد اعجاز، جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، سید مظفر حسین کاظمی، جناب محمد اشرف خان، ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، ملک محمد اسحاق بُچہ، چودھری محمد شبیر، جناب اعجاز احمد سماں، جناب تنویر اشرف کائرہ، میجر (ریٹائرڈ) احسان الٰہی چودھری، جناب طاہر اختر ملک، ملک محمد ارشد جٹ راں، مخدوم سید مختار

حسین شاہ، پیر مشتاق احمد شاہ، جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، میاں سیف اللہ اویسی، راؤ اعجاز علی خان، جناب شاہد انجم، میاں محمد اسلم، انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، جناب جاوید حسن گجر، شیخ عزیز اسلم، محترمہ نشاط افزاء، محترمہ صغیرہ اسلام، محترمہ طلعت یعقوب، محترمہ ثمینہ نوید، محترمہ فائزہ احمد، محترمہ نورالنساء ملک، محترمہ نجمی سلیم، محترمہ صبیحہ بیگم، محترمہ صائمہ بخاری، محترمہ عذرا بانو، جناب پرویز رفیق، جناب نوید عامر، چودھری اصغر علی گجر، ڈاکٹر سید وسیم اختر، سید احسان اللہ وقاص، جناب محمد وقاص، چودھری محمد شوکت، سید اعجاز حسین بخاری، جناب ارشد محمود بگو، محترمہ طاہرہ منیر، محترمہ زیب النساء قریشی!

رانا ثناء اللہ خان یا ان کی طرف سے کوئی بھی ممبر کٹوتی کی تحریک پیش کر سکتا ہے کیونکہ کوئی بھی معزز رکن کٹوتی کی تحریک پیش کرنا نہیں چاہ رہا لہذا میں question put کرتا ہوں۔

اب سوال یہ ہے کہ:

''ایک رقم جو 6۔ارب 13 کروڑ 11 لاکھ 45ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2007 کو ختم ہونے والے مالی سال2006-07 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''آبپاشی و بحالی اراضی'' برداشت کرنے پڑیں گے۔''

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: اب باقی ماندہ مطالبات زیر پر guillotine کے اطلاق کے ذریعے براہ راست سوال کے ذریعے کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21001

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو21 لاکھ26 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال2006-07 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''افیون'' برداشت کرنے پڑیں گے۔''

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21002

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو دو کروڑ 6 لاکھ 40ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2007کو ختم ہونے والے مالی سال07-2006کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21003

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو دو کروڑ51لاکھ10ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2007کو ختم ہونے والے مالی سال07-2006کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21004

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو آٹھ کروڑ46لاکھ 43ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون 2007کو ختم ہونے والے مالی سال07-2006کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21005

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 79 کروڑ 84 لاکھ 98 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال 07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21006

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 19 لاکھ 36 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال 07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21007

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کروڑ 60 لاکھ 82 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال 07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21008

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 3 کروڑ 80 لاکھ 40 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال 07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21010

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 13۔ارب 64 کروڑ 22 لاکھ 92 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال 07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21011

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 61 کروڑ 91 لاکھ 35 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال 07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21012

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 64 کروڑ 22 لاکھ 60 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال 07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزایافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21014

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کروڑ 92 لاکھ 17 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال 07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21017

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 5۔ارب 49 کروڑ 49 لاکھ 6 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال 07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21019

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو16کروڑ18لاکھ72ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال 07-2006کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21020

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو84کروڑ40لاکھ45ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال07-2006کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21021

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 5کروڑ88لاکھ 2ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال07-2006کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21022

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو2۔ارب 2کروڑ24لاکھ79ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2007کو ختم ہونے والے مالی سال07-2006کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21023

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو52کروڑ43لاکھ11ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسےاخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2007کو ختم ہونے والے مالی سال07-2006کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21024

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جوایک ارب21کروڑ36لاکھ 13ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2007کو ختم ہونے والے مالی سال07-2006کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداااخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21025

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 37 کروڑ 62 لاکھ 31 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2007 کو ختم ہونے والے مالی سال07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21026

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 10 کروڑ 4 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2007 کو ختم ہونے والے مالی سال07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21027

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کروڑ 69 لاکھ 59 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21028

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو11۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو،گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2007کو ختم ہونے والے مالی سال07-2006کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"پنشن"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21029

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو8کروڑ22لاکھ90ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو،گورنر پنجاب کو ایسےاخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2007کو ختم ہونے والے مالی سال07-2006کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سٹیشنری وپرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21030

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو95کروڑروپے سے زیادہ نہ ہو،گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2007 کو ختم ہونے والے مالی سال 07-2006کے دوران صوبائی مجموعی فنڈسے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سبسڈیز"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21031

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو88۔ارب 42 کروڑ 83 لاکھ 27 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال2006-07 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21032

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو دو کروڑ34 لاکھ 67 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے.اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال 07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21033

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو33۔ارب45 کروڑ65 لاکھ 64 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال2006-07 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21034

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جوایک کروڑ29لاکھ62ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال2006-07کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21036

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو41۔ارب 90 کروڑ 23 لاکھ 71 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2007 کو ختم ہونے والے مالی سال2006-07 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداا خراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21037

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو8۔ارب58کروڑ70لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2007کو ختم ہونے والے مالی سال 2006-07 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21038

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

''ایک رقم جو83کروڑ11لاکھ87ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال07-2006 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''زرعی ترقی و تحقیق'' برداشت کرنے پڑیں گے۔''

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21040

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

''ایک رقم جو40کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2007کو ختم ہونے والے مالی سال 07-2006کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''ٹاؤن ڈویلپمنٹ'' برداشت کرنے پڑیں گے۔''

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21041

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

''ایک رقم جو 37۔ارب 14 کروڑ 25 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2007 کو ختم ہونے والے مالی سال07-2006کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''شاہرات و پل'' برداشت کرنے پڑیں گے۔''

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21042

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

''ایک رقم جو13۔ارب91کروڑ47لاکھ52ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2007کو ختم ہونے والے مالی سال07-2006کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد''سرکاری عمارات''برداشت کرنے پڑیں گے۔''

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبرPC-21043

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

''ایک رقم جو14۔ارب34کروڑ67لاکھ10ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2007کو ختم ہونے والے مالی سال07-2006کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد''قرضہ جات برائے میونسپلٹیز وخود مختار ادارہ جات''برداشت کرنے پڑیں گے۔''

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر:آج کا ایجنڈا اختتام پذیر ہوا لہذا اجلاس کل مورخہ23۔جون2006بوقت صبح9.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔